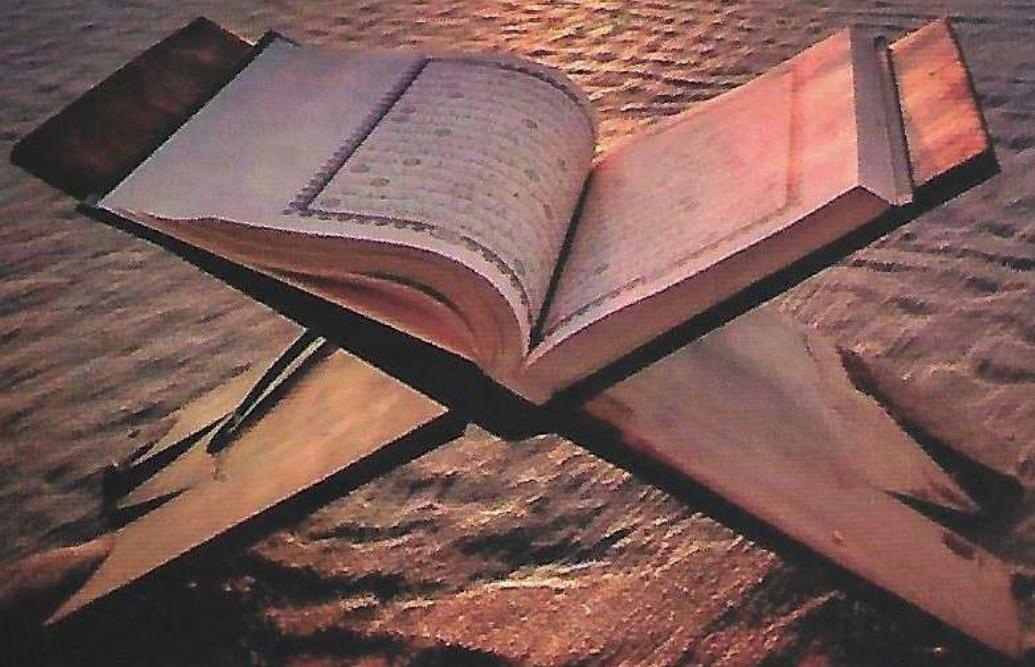


# حضرت علیؑ اور حضرت مریمؓ قرآن مجید میں

محمد زین العابدین منصوری

ترجمہ

ڈی - عبد الکریم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# حضرت علیٰ اور حضرت مریمؑ قرآن مجید میں

محمد زین العابدین منصوری

ترجمہ

ڈی۔ عبدالکریم

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز

نئی دہلی - 110025

## انساب:

اُن پا کیزہ نفوس کے نام جو  
ازلی، قطعی اور حق کی تلاش میں رہنا پسند کرتے ہیں

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودُ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا  
وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوْدَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى ط  
ذَا لَكَ إِنَّ مِنْهُمْ قَسِيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَكْثُرُهُمْ لَا يَسْتَكِبُرُونَ ۝

(المائدۃ: 82)

"تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے، اور ایمان لانے والوں کے لیے دوستی میں قریب تر ان لوگوں کو پاؤ گے جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نصاری میں۔ یہ اس وجہ سے کہ ان میں عبادت گزار عالم اور تارک الدین افیض پائے جاتے ہیں اور ان میں غرور نہیں ہے۔"

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدَ  
إِلَّا اللَّهُ وَلَا نُشَرِّكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَخَذَ بَعْضُنَا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ  
اللَّهِ وَطَفْلًا فَإِنْ تَوَلُّوْا فَقُولُوا اشْهُدُوْا إِنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران: 64)

(اے بنی کہو): "اے اہل کتاب، آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سو اکی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ثہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سو اکی کو اپنارب نہ بنائے۔ اس دعوت کو قول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلم (صرف اللہ کی بندگی و اماعت کرنے والے) میں۔"

لَيُسُوا سَوَاءً طِّينٌ أَهْلُ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَاتَمَةٌ يَتَلَوَّنَ آيَاتِ اللَّهِ أَنَاءَ  
اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُوْنَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْحَيْزِرَاتِ طَوْأْلِيَّا  
مِنَ الصَّالِحِيْنَ (آل عمران: 113-114)

"مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں۔ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہ راست پر قائم ہیں، راتوں کو اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں، اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نیک کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔ یہ صالح لوگ ہیں۔"

## پیش لفظ

عقیدہ رسالت اسلام کے تین بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ ہے۔ بقیہ دو بنیادی عقائد ہیں، توحید اور آخرت۔ توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات میں اور اُس کی صفات میں واحد تسلیم کرنا۔ آخرت کا مطلب ہے قیامت کے دن کو مانا تاجب سارے انسانوں کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا اور ان سے ان کے دنیاوی اعمال کا حساب لیا جائے گا، اور اس کے مطابق لوگوں کو یا توجہت انعام میں ملنے گی یا جہنم کی آگ کے عذاب کے طور پر ملنے گی۔

قرآن مجید، بے شمار انبیاء کرام پر نازل ہونے والے خدائی ہدایت ناموں کے ایک طویل سلسلہ کی آخری کڑی ہے، جس میں چویں (24) رسولوں کا ذکر آیا ہے۔ اسلام کے ماننے والوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمام انبیاء کرام پر، بغیر کسی تغییص کے، ایمان لا لیں۔

قرآن مجید میں حضرت علیٰ ﷺ کا ذکر تیس (30) آیات میں آیا ہے۔ ان آیات میں آپؐ کی معجزہ ان پیدائش، آپؐ کا بلند مرتبہ، آپ کا مشن، اور آپؐ کا محبزانہ طور پر آسمان پر زندہ الٰحہ لیا جانا پیش کیا گیا ہے۔

حالانکہ قرآن مجید میں چند ایک پہنچنے والوں کی مبارک مادوں کا مختصر ذکر آیا ہے، لیکن حضرت مریمؑ، جو حضرت علیٰ اور الٰہ محتشمہ میں، کا ذکر قرآن مجید کی بارہ (12) آیات میں ملتا ہے۔ ان آیات میں آپؐ کی بکارت، آپؐ سے حضرت علیٰ کی معجزہ ان پیدائش، آپؐ کو دنیا کی تمام عورتوں میں، ایک برگزیدہ عورت کا مقام دیا جانا، وغیرہ بیان کیا گیا ہے۔

اس مختصر کتابچے میں قرآن مجید کی ان آیات کو مع ترجمہ پیش کیا گیا ہے جو حضرت علیٰ اور حضرت مریمؑ متعلق ہیں، تاکہ وہ لوگ، خصوصاً ہمارے عیسائی بھائی، ان سے فائدہ اٹھاسکیں جو حضرت علیٰ اور حضرت مریمؑ کے متعلق قرآن مجید کا نقطہ نظر معلوم کرنا پاچا ہئے یہ اور اسلام کو سمجھنا پاچا ہئے ہیں۔

ہمارے عیسائی بھائیوں کی آسانی کے لیے تاکہ وہ حضرت علیٰ کے متعلق سچائی کو جان اور سمجھ

مکیں، باعل کے عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید (New and Old Testaments) سے ان تمام حوالوں کو دیدیا گیا ہے جو قرآن مجید کے متعلقہ بیانات کی تصدیق کرتے ہیں؛ ساتھ ہی عیسائی مذہبی تاریخی لٹریچر سے بھی حوالاجات دیے گئے ہیں۔ اس سے قاری کو اس بات کا موقع فراہم ہوتا ہے کہ وہ قرآن کے اس بیان کو تسلیم کرے کہ اس کو "مهیمن" کے طور پر اتنا را گیا ہے، یعنی قرآن مجید اس حق اور سچائی کا محافظ اور نگہبان ہے جو پچھلی آسمانی کتابوں بشمول باعل میں، نمایاں حذف و اضافہ کے باوجود، اب بھی باقی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر حرم فرمائے اور ان کی خدائی حق کی طرف رہنمائی فرمائے جو اخلاص کے ساتھ اس کی تلاش میں ہیں۔

محمد زین العابدین منصوری

نئی دہلی

20 ڈسمبر 2007

دوسرہ (ترمیم شدہ) ایڈیشن

اس دوسرے ایڈیشن میں، کتاب کے تمام مضامین، خصوصاً قرآن مجید اور باعل کے حوالاجات کی اچھی طرح سے جانچ پڑتاں کر لی گئی ہے۔ غلطیوں کی اصلاح کر لی گئی ہے اور چند ضمیمہ باتیں میں مزید معلومات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے، جس سے یہ ایڈیشن اوزیادہ، بہتر ہو گیا ہے۔

محمد زین العابدین منصوری

نئی دہلی

20 جنوری 2009

## تمہید

جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، وہ حضرت علیٰ ﷺ اور آپ کی پارساوالہ مختار مکے متعلق قرآن مجید کے ارشادات کو بیجا پیش کرے کی ایک کوشش ہے۔ چونکہ ان کے متعلق بیانات قرآن کے مختلف سورتوں میں پائے جاتے ہیں، لہذا مصنف نے ان کو عمدگی کے ساتھ، مختلف عنوانات کے تحت، ترتیب دیا یا ہے، اور ساتھ ہی ان کے آغاز میں مختصر نوٹس بھی دیدیے ہیں کہ قرآن ان کے متعلق کس بات کی توثیق کرتا ہے اور کس بات کی تردید کرتا ہے۔

حضرت علیٰ ﷺ کے متعلق وہ توجہ دلاتے ہیں کہ قرآن اس بات کو بار بار بیان کرتا ہے کہ حضرت علیٰ ﷺ نے اللہ کے پیٹھ تھے اور نہ ہی کوئی الہی وجود تھے؛ وہ تو صرف ایک انسان تھے اور ایک معزز و ممتاز اللہ کے پیغمبر تھے۔ یقیناً، حضرت علیٰ ﷺ ایک پارساکنواری کے بطن سے محبزاہ طور پر پیدا ہوئے تھے اور ان کو انہوں کو بینائی عطا کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کے محجزے عطا کیے گئے تھے، لیکن مذوق آن کی محجزاہ پیدا شد اور نہ ہی آن کی یہ قدرت کہ وہ محیر العقول کارنا مے انجام دیا کرتے تھے، آن کو خدا بنا سکتی ہیں۔ قرآن اس بات کی تردید کرتا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ قرآن اس بات کی بھی تردید کرتا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو خدا کا بیٹا قرار دیا ہو۔ اگر انہوں نے کسی وقت یہ کہا ہو کہ وہ اللہ کے پیٹھ ہیں، تو اس کا یہ مطلب لیا جانا پا ہے کہ آن سے اللہ بیج مجبت کرتا تھا۔ حضرت داؤد ﷺ کو بھی بابل میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے، لیکن آن کو ایک الہی وجود نہیں قرار دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ حضرت علیٰ ﷺ کے حواریوں نے کبھی بھی حضرت علیٰ ﷺ کو خدا نہیں تسلیم کیا تھا کیونکہ مذوق آنہوں نے آن کی پرتش کی تھی اور نہ ہی آن سے دعائیں مانگی تھیں۔ جب پلرس (Peter)، جو آن کے ممتاز ترین حواری تھے، سے حضرت علیٰ ﷺ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ وہ ایک پیغمبر

تھے۔ حضرت علیٰ علیہ السلام کی اوہیت کا دعویٰ بہت بعد کا ایک نظریہ ہے جس کو عیسائی مذہب کا حصہ لئے گئے تھے۔

بہاں تک حضرت مریمؑ کا تعلق ہے، اس کتاب کے مولف جناب منصوری صاحب، تشریح کرتے ہیں کہ قرآن ان کا ذکر ایک پارسا اور کنواری غاتون کی حیثیت سے کرتا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی بندگی کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اللہ نے ایک فرشتہ کے ذریعے سے ان کو اس کی ایک نعمت کا پیغام پہنچایا تھا کہ وہ ایک معزز اور عظیم پیٹے کو جنم دیں گی۔ اس کے نتیجے میں انہوں نے حضرت علیٰ علیہ السلام کو جنم دیا، جنہوں نے گوارے میں پڑے ہوئے، ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو ان کی پارسا والدہ کو بدنام کر رہے تھے، کہا تھا:

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ طَ أَتَانِي الْكِتَابُ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَجَعَلَنِي  
مُبَارَكًاً يُنَّ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝  
وَبَرَّاً بِوَالِدَتِي (مریم: 30-32)

(چہ) بول آٹھا: ”میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا، اور باپ کرت کیا جہاں بھی میں رہوں، اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کو حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں، اور اپنے والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا۔“

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ قرآن کسی جگہ بھی اس بات کو بیان نہیں کرتا کہ حضرت مریمؑ کا بیان کسی یوسف نامی شخص سے ہوا تھا جیسا کہ عیسائی امام جیل میں ہمیں پڑھنے کو ملتا ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں لگتی کہ ایک طرف تو حضرت مریمؑ کو مقدس کنواری کی حیثیت سے سراہا جاتا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ وہ یوسف نامی شخص کی ملکوتو تھیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جس انداز سے قرآن حضرت مریمؑ کا ذکر کرتا ہے وہ زیادہ مہذب ہے نہ بدت اس انداز کے جو امام جیل میں ان کے تعلق سے اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب کے آخر میں، جناب منصوری صاحب نے مختلف عیسائی ماغذوں سے ایسے اقتباسات نقل کر دیے ہیں جن سے قرآن کے بیانات کی تائید ہوتی ہے۔ انہوں نے اس بات کو پیش کرنے کی

کوشش کی ہے کہ عیسائی عقیدہ کہ حضرت علیٰ ﷺ مدعا کے بیٹھے، ایک الہی وجود اور تین اقانیم میں لئے ایک اقوام تھے مُحْسَن بہت بعد کا ایک نظریہ ہے جو ایک مفہومی فارمولے کے طور پر، تین صدیوں پر پھیلے ہوئے مختلف مخالف عیسائی فرقوں کے درمیان ہونے والے بحث و مباحثہ کے بعد، ٹھوڑی پذیر ہوا تھا۔  
مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے مددگار ثابت ہو گی جو حضرت علیٰ ﷺ اور حضرت مریمؓ کے متعلق سچائی جانا چاہتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی ان خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان پر اپنے رکنیں نازل فرمائے۔ آمین!

پروفیسر محمد عبدالحق انصاری  
ڈاکٹر یکبر، اسلامی اکیڈمی، نئی دہلی

نئی دہلی  
12 ڈسمبر 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضمایں

4	پیش لفظ
6	تمہید
13	<b>حضرت عیسیٰ علیہ السلام</b>
13	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک پیغمبر
14	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو " واضح نشانیاں" دی گئی تھیں
16	اللہ کے پیغمبروں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں
17	حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر
18	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کیے گئے اور نہ ہی ان کو مصلوب کیا گیا
19	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شرک کو حرام قرار دیا تھا
20	گزرے ہوئے کافروں کی نقل
20	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن
21	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عقیدہ تشیث
22	حضرت عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کرامؐ کا عہد اللہ کے ساتھ
23	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشینگوئی حضرت محمد، رسول اللہ علیہ السلام کے متعلق
24	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے محجازات
26	حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں، بلکہ اس کی مخلوق
30	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مطلق توحید کی تعلیم دی تھی
31	بُلُور بی اور راہب غدایں اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
32	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے محض ایک بندے
33	حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کی روشنی میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
38

### حضرت مریمؑ علیہ السلام

38	حضرت مریمؑ علیہ السلام کی پیدائش
38	معجزہ اندر رزق رسانی
39	حضرت مریمؑ علیہ السلام کا رتبہ
40	اللہ کا حکم
40	حضرت محمدؐ کی حضرت مریمؑ علیہ السلام کے متعلق ناواقفیت
41	خوبخبری
42	حضرت مریمؑ علیہ السلام پر الازام لگانے والوں کا انعام
42	حضرت علیؑ مغض اللہ کا ایک کلمہ جو حضرت مریمؑ علیہ السلام پر القا کی گیا تھا
43	حضرت مریمؑ علیہ السلام کی معجزہ انہ مادریت

### ضمیمه جات

49	ضمیمه (1): ☆ باعیبل حضرت علیؑ اور دوسروں کی خدائی کا انکار کرتی ہے۔
53	☆ باعیبل میں پیغمبروں کے لیے بھی "خدا" کا الفاظ استعمال کیا گیا ہے۔
54	ضمیمه (2): ☆ تثییث کی تاریخ
55	★ نظریہ تثییث کی شروعات
56	★ نظریہ تثییث کی خابطہ بندی
57	★ تثییث اور اس کا نظریہ عہد نامہ جدید میں موجود نہیں ہے
58	★ نظریہ تثییث، تین صدیوں کے ارتقا کا ماحصل
59	ضمیمه (3): ☆ معجزات اور الوہیت
61	ضمیمه (4): ☆ بیٹا، اولاد، باپ، خدا اور روح القدس کے الفاظ کا استعمال باعیبل میں

- |    |  |
|----|--|
| 65 | ☆ دوسروں کے اندر بھی روح القدس کا نفاذ با بائبل کا بیان<br>ضمیمہ(5): |
| 67 | ☆ قرآن اور بائبل کی تعلیمات میں یکسانیت<br>ضمیمہ(6):                 |
| 71 | ☆ بائبل کے مختلف نسخہ جات<br>ضمیمہ(7):                               |
| 75 | ☆ قرآن کی تاریخی صداقت<br>ضمیمہ(8):                                  |
| 77 | ستنبیات  |

## حضرت علیٰ علیہ السلام

- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام کو ” واضح نشانیاں ” دی گئی تھیں
- ☆ اللہ کے پیغمبروں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام دوسرے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام نقل کیے گئے اور نہیں آن کو مصلوب کیا گیا
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام نے شرک کو حرام قرار دیا تھا
- ☆ گزرے ہوئے کافروں کی نقل
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام کا مشن
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام اور عقیدہ تخلیث
- ☆ حضرت علیٰ اور دوسرے انبیاء کرام کا عہد اللہ کے ساتھ
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام کی پیشینگوئی حضرت محمد، رسول اللہ ﷺ کے متعلق
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام کے محجزات
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں، بلکہ اس کی مخلوق
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام نے مطلق توحید کی تعلیم دی تھی
- ☆ مُحَمَّدُ رَبُّنَا وَرَبُّ الْأَنْبِيَاءِ حضرت علیٰ علیہ السلام
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام اللہ کے مخصوص ایک بندے
- ☆ حضرت علیٰ علیہ السلام قرآن کی روشنی میں



## حضرت علیٰ علیہ السلام

### حضرت علیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر

حضرت علیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے محسن ایک پیغمبر ہیں اور پیغمبر کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ وہ ہی حضرت علیٰ علیہ السلام اور نہ ہی ان کی والدہ مختارہ میں کسی قسم کی الوہیت کی صفات پائی جاتی تھیں، یعنی وہ ہر روز اُسی طرح کھانا کھایا کرتے تھے جس طرح سے اور انسان کھانا کھایا کرتے تھے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

مَا الْمُسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَقْتُ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ طَ  
وَأُمَّةٌ صِدِّيقَةٌ طَ كَانَا يَأْكُلُانِ الظَّعَامَ طَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمْ  
الْأَكْيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (المائدہ: 75)

”مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا، اس سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے۔ اس کی ماں ایک راست باز عورت تھی اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔<sup>۲</sup> دیکھو ہم کس طرح ان کے سامنے حقیقت کی نشانیاں واضح کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کہ ہر آئندہ پھرے جاتے ہیں۔“

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ طَ أَتَلَمَّحُ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا طَ وَجَعَلَنِي  
مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا طَ  
وَبَرَّا بِوَالدَّيْتِ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيقَيًّا طَ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ  
وُلْدُتْ وَيَوْمَ أُمُوتُ وَيَوْمَ أُبَعْثَثُ حَيًّا طَ ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ  
قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ طَ مَا كَانَ اللَّهُ أَنْ يَتَخَذَّلَ مِنْ وَلِٰ

۱) حضرت مریمؑ ایک راست بازخاتون تھیں اور انہوں نے کبھی اس بات کا دعویٰ نہیں کیا تھا کہ وہ خدا کی ماں تھیں، یا ان کا بیٹا خدا تھا۔

۲) دوسرے جانداروں کی طرح روزانہ کھانا کھانا، الوہیت کے خلاف ہے۔

سُبْحَانَهُ طِإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

(مریم: 30-35)

اس (مُسیح) نے کہا: ”میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب دی، اور نبی بنایا۔ اور با برکت کیا جہاں بھی میں رہوں، اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں، اور اپنے والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو جہاں اور شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جبکہ میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مر دوں اور جبکہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔“ یہ ہے علیٰ این مریم اور یہ ہے اُس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ اللہ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ پاک ذات ہے۔ وہ جب کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہوجا، اور بس وہ ہو جاتی ہے۔

### حضرت علیٰ ﷺ کو ” واضح نشانیاں“ دی گئی تھیں

حضرت علیٰ ﷺ کی پیدائش مجرماً نظر پر ہوئی تھی کیونکہ آپ کا کوئی انعامی باب نہیں تھا۔ اسی لیے قرآن میں اُن کو علیٰ ابن مریم کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے کلام اور روح القدس کے ذریعہ سے روحانی وقت عطا کی تھی۔ قرآن مجید اُن کے تعلق سے ہونے والے انوکھے واقعات اور محاذات کو واضح نشانیوں سے موسوم کرتا ہے۔

وَلَقَدْ أَتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَأَتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيْنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ طَافَكُلَّا جَاءَ كُمْ رَسُولٌ يَمْتَأْ لَا شَهُوِيْ أَنْفُسُكُمْ اسْتَكْبَرُتُمْ فَفَرِيقًا كَذَبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتَلُونَ ۝ (البقرة: 87)

”ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔ اُس کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔ آخر کار علیٰ این مریم کو روشن نشانیاں دے کر بھیجا اور روح پاک سے اُس کی مدد کی۔ پھر یہ تمہار کیا



ڈھنگ ہے کہ جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کوئی چیز لے کر تمہارے پاس آیا تو تم نے اُس کے مقابلے میں سرکشی ہی کی؛ کسی کو جھٹلا یا اور کسی کو قتل کر دالا۔"

وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيْنَاتِ قَالَ قَدْ جَعَلْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلَا بَيْنَ  
لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝

(الزخرف: 63)

"اور جب علیٰ صریح نشانیاں لے کر آیا تھا تو اُس نے کہا تھا کہ "میں تم لوگوں کے پاس حکمت لے کر آیا ہوں، اور اس لیے آیا ہوں کہ تم پر بعض باتوں کی حقیقت کھول دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو۔ لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری طاعت کرو۔"

تِلْكَ الرَّسُولُ فَصَلَّنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ طِنْهُمْ مِنْ كَلْمَ اللَّهِ  
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ طِوَّلَنَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْبَيْنَاتِ  
وَأَيَّدَنَا كِبْرُوحُ الْقُدُّسِ ط (البقرة: 253)

"یہ رسول (جو ہماری طرف سے انسانوں کی ہدایت پر مامورو ہوئے) ہم نے ان کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مرتبے عطا کیے۔ ان میں کوئی ایسا تھا جس سے اللہ خود ہم کلام ہوا کسی کو اُس نے دوسری چیزیوں بلند درجے دیے، اور آخر میں علیٰ ابن مریم کو روشن نشانیاں عطا کیں اور روح پاک سے اُس کی مدد کی۔"

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهَ آيَةً وَأَوْيَانُهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ  
وَمَعِينٍ ۝ (المؤمنون: 50)

"اور ابن مریم اور اُس کی ماں کو ہم نے ایک نشانی بنایا اور ان کو ایک سلط مرتفع پر رکھا جو طینان کی جگہ تھی اور جتنے اُس میں جاری تھے۔"



## اللہ کے پیغمبروں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں

اسلام کے ماننے والے (دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی طرح) "میرا پیغمبر" ، "اُس کا پیغمبر" یا "اُن کا پیغمبر" کی اصطلاحوں کا نہ تو تصور کر سکتے ہیں اور نہ آن کو استعمال کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید ہر مسلمان کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ تمام انبیاء کرام کی نبوت پر یکساں ایمان رکھیں اور ان کے درمیان کسی بھی قسم کی تفریق یا امتیاز نہ کریں۔

قُولُواْ أَمَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى  
وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ  
وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ (آل بقرة: ۱۳۶)

مسلمانوں! کہو: "ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پداشت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اور اولاد یعقوب کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے تمام پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھی۔ ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے ۲ اور ہم اللہ کے مسلم ہیں۔"

قُلْ أَمَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى  
وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ  
مُسْلِمُونَ ۝ (آل عمران: ۸۴)

(اے نبی) کہو: "ہم اللہ کو مانتے ہیں، اُس تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر نازل کی

۱ اولاد یعقوب کا مطلب حضرت یعقوبؑ کی وہ اولاد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت اور کتابوں سے نوازا تھا۔

۲ تمام انبیاء کرامؑ کا پیغام بنیادی طور پر توحید، رسالت اور آخرت مبنی ہوا کرتا تھا، جو درحقیقت اسلام کی بنیاد ہے۔

گئی ہے، ان تعلیمات کو بھی مانتے ہیں جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئی تھیں، اور ان پر ایات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موئی اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں۔ ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے تابع فرمان (مسلم) ہیں۔"

**حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر**

جس طرح حضرت نوحؑ سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک بے شمار پیغمبر اس دنیا میں تشریف لائے، آسی طرح حضرت عیسیٰ بھی حضن ایک پیغمبر تھے۔ جس چیز میں ان کے اندر یکسانیت پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہی کا نزول ہوا کرتا تھا۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ  
وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ  
وَالْأَسْبَاطَ وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا  
دَاؤُودَ زَبُورًا ۝ (النساء: 163)

"(اے نبی) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وہی بھی ہے جس طرح نوح اور اس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھی تھی۔ ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب، عیسیٰ ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف وہی بھی ہے۔ ہم نے داؤود کو زبور دی۔"

وَهَبَنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ طَكَّلَ هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ  
قَبْلٍ وَمِنْ ذُرْيَتِهِ دَاؤُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى  
وَهَارُونَ طَوَّكَنَدِلَكَ نَجَرِي الْمُخْسِنِينَ ۝ وَزَكَرِيَاً وَنَجِيَاً وَعِيسَى



### وَإِلَيْكُمْ أَسْطُولٌ مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ (الأنعام: 84-85)

”هم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد دی اور ہر ایک کو راہ راست دھکائی، (وہی راہ راست جو) اس سے پہلے نوح کو دھکائی تھی اور اُسی کی نسل سے ہم نے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت بخششی)۔ اس طرح ہم نیکو کاروں کو آن کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔ (آسی کی اولاد سے) زکریا، یتکی، عیسیٰ، اور الیاس کو (راہ یاب کیا)۔ ہر ایک ان میں سے صالح تھا۔“

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کیے گئے اور نہ ہی اُن کو مصلوب کیا گیا

یہ بات قابل غور ہے کہ ”بیاسیلیڈینس“ (Basilidians)، جو عیسایوں کا دوسری صدی عیسوی کا ایک فرقہ تھا، اس بات کے منکر تھے کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر قتل کیا گیا تھا۔ اُن کے عقیدہ کے مطابق کسی اور کو حضرت عیسیٰ سے بدل دیا گیا تھا۔ قرآن مجید کے مطابق یہودیوں نے نہ حضرت عیسیٰ کو بلاک کیا تھا اور نہ ہی اُن کو مصلوب کیا تھا، باوجود یہ کہ چند ظاہری حالات نے اُن کے دشمنوں کے ذہنوں میں ایک قسم کا واعہ پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَقَوْلُهُمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُבِّهَ لَهُمْ طَوْإِنَ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعُ الظُّنُونِ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيْنًا ۝ (النَّازَاءُ: ۱۵۷)

اور انہوں نے خود کہا: ”هم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم، رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے۔“ حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ اُس کو قتل کیا اور وہ صلیب پر چڑھایا، بلکہ معاملہ اُن کے لیے مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے، وہ بھی دراصل شک میں بٹلا ہیں۔ اُن کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں ہے، محض گماں ہی کی پیر وی ہے۔ انہوں نے مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا۔



## حضرت علیٰ اللہ علیہ السلام نے شرک کو حرام قرار دیا تھا

حضرت علیٰ نے انخلیل میں شرک کی ممانعت فرمائی ہے۔ مرق 29:12 میں آپ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے: ”یوسف نے جواب دیا کہ اول یہ ہے: اے اسرائیل سُن، خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے۔“ حضرت علیٰ نے ایک سردار کو، جس نے آپ کو نیک اُستاد کہہ کر مقاطب کیا تھا، ڈانٹتے ہوئے کہا تھا: ”تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔“ (لوقا، 18:19) یوحنًا، 20:17 کے مطابق، حضرت علیٰ نے مریم مگد لینی کو مقاطب کرتے ہوئی کہا تھا: ”میرے بھائیوں کے پاس جا کر ان سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔“ متى 10:4 کے مطابق حضرت علیٰ نے شیطان کو اس لیے ڈانٹا تھا کہ اس نے خدا کے سواد یوتاؤں کی پرستش کی ہدایت کرتا تھا۔

جیسا کہ قرآن مجید کا بیان ہے، حضرت علیٰ نے درحقیقت بنی اسرائیل کو اللہ کی عبادت کے ساتھ دوسرے اور خداوں کو شامل کرنے کے سلیمانی نتائج سے آگاہ کر دیا تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت علیٰ کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ طَوْقَالَ  
الْمَسِيْخُ يَا تَبَّيْنِ إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ طِإِنَّهُ مِنْ  
يُشَرِّكُ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ طَوْمَا  
لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارِهِ (المائدہ: 72)

”یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ حالانکہ مسیح نے کہا تھا: ”اے بنی اسرائیل، اللہ کی بندگی کرو جو میر ارب بھی ہے اور تمہارا بھی۔“ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیک کیا، اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا لٹھکانا جہنم ہے، اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔“



## گزرے ہوئے کافروں کی نقل

قدیم انسانوں میں ایسی داستانیں پائی جاتی ہیں جن میں انسانوں کو خداوں یا آن کی اولاد کی جیشیت سے پیش کیا گیا ہے۔ ایسی داستانیں آن جا بلادِ اور ضعیف الاعتقادی ادوار کی پیداوار میں جکہ انہیاء کرامؐ کی تعلیمات یا تو بحدادی گئی تھیں یا گم کردی گئی تھیں لیکن ایسی ضعیف الاعتقادی کے لیے اس وقت کوئی غذر نہیں ہو سکتا تھا جکہ انہیاء کرامؐ خصوصاً حضرت موسیٰؑ اور حضرت علیؑ نے اللہ کے ساتھ آن کے صحیح تعلق کو واضح اور قطعی انداز میں بیان کر دیا تھا۔ قرآن مجید اس توہماٰتی عقیدہ کی تردید کرتا ہے کہ حضرت عزیزؑ یا حضرت علیؑ خدا کے پیٹے تھے؛ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کو یہودیوں اور عیسائیوں نے گزرے ہوئے زمانوں کے کافروں کی نقل کرتے ہوئے اختیار کیا تھا۔ قرآن مجید اس ضمن میں ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّاصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ  
الَّذِى طَلَبَ كَوْلُهُمْ يَأْفُوا هِيمٌ يُضَاهَهُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ  
قَبْلٍ طَقَاتَلُهُمُ اللَّهُ أَكَبَرُ يُؤْفَكُونَ ۝ (التوبہ: ۳۰)

”یہودی کہتے ہیں کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے، اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکلتے ہیں آن لوگوں کی دیکھادیکھی جوان سے پہلے کفر میں بیٹلا ہوئے تھے۔ اللہ کی مار آن پر، یہ کھاں سے دھوکا کھا رہے ہیں۔“

## حضرت علیٰ السلام کا مشن

حضرت علیٰ السلام کا مشن دوسرے تمام انہیاء کرامؐ سے کچھ بھی مختلف نہیں تھا۔ آن کا مشن بھی انہیائی مشن کا ایک تسلیم تھا یعنی اس خدائی ہدایت کی توثیق و تصدیق کرنا جو پھرے گزرے ہوئے رسولوں پر نازل گئی مقدس تابتلوں کے اندر محفوظ تھیں اور اس ”سچائی“ کی بھی توثیق کرنا جو، صدیوں کی تحریفوں کے باوجود، جوں کا توں باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

۲۶

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ  
مِنَ التَّوْرَاةِ وَأَتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ  
يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمُؤْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝ (المائدہ: ۴۶)

"پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد مریم کے بیٹے علیؑ کو بھیجا۔ توراۃ میں سے جو کچھ اس کے سامنے موجود تھا وہ اس کی تصدیق کرنا والا تھا، اور ہم نے اس کو انجلی عطا کی جس میں رہنمائی اور روشنی تھی اور وہ بھی توراۃ میں سے جو کچھ اس وقت موجود تھا اس کی تصدیق کرنے والی تھی، اور متین لوگوں کے لیے سراسر پدایت اور نصیحت تھی۔"

### حضرت علیٰ اور عقیدہ تثییث

کسی شخص سے عقیدت اور محبت میں غلو کا نتیجہ بے بنیاد عقائد اور غلط اعمال کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح دین میں بھی لوگوں کی طرف سے ہونے والی زیادتیاں، غلو اور غیر متوازن رویوں سے ایک ایسا مذہب وجود میں آتا ہے جو کلی طور پر اصل دین سے مختلف ہوتا ہے۔ عیایوں نے بھی حضرت علیؑ کی محبت اور عقیدت میں غلو کر کے آپ کو اللہ کا بیان تصور کر لیا ہے اور تثییث کا عقیدہ ایجاد کر لیا ہے۔ قرآن مجید جو حقیقی اور عالص ترین دین اور اعمال کا حافظ ہے، اعلیٰ کتاب کو حکم دیتا ہے کہ وہ عقیدہ تثییث سے باز آجائیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا  
الْحَقَّ طِإِمَّا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمْ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ  
الْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا  
ثَلَاثَةٌ طِإِنْتُهُوا خَيْرًا لَكُمْ طِإِمَّا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ طِإِسْبَحَانَهُ أَنْ

۱) ضمیرہ (2) کا بھی ملاحظہ فرمائیں۔



يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ طَّلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ طَوْ كَفَى بِاللَّهِ وَكَيْلًا ۝ (النساء: ۱۷۱)

"اے اہل کتاب، اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو۔ مسیح علیٰ ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ کا ایک رسول تھا اور ایک فرمان تھا جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے (جس نے مریم کے رحم میں بچہ کی شکل اختیار کی)۔ پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاو اور نہ کہو کہ 'تین' میں باز آجائے، یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔ اللہ تو بس ایک ہی اللہ ہے۔ وہ پاک ہے اس سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔ زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں اُس کی ملک ہیں، اور ان کی کفالت و خبر گیری کے لیے بس وہی کافی ہے۔"

**حضرت علیٰ اور دوسرے انبیاء کرامؐ کا عہد اللہ کے ساتھ**

تمام زندہ مخلوق کے اندر اللہ تعالیٰ کے قانون کی اتباع کرنے کے ایک مضمون عہد کے ساتھ جو فطری طور پر ان کے اندر موجود ہوتا ہے، انبیاء کرامؐ سے ایک مخصوص یہد سخت اور راست عہد لیا جاتا ہے کہ وہ ان کو دیے گئے مشن کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیں گے، اللہ کے پیغام کا بلا کسی رو رعایت کا اعلان عام کریں گے، اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لیے تیار رہیں گے، یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کی کلی اور مختصانہ پیروی ہر حال میں کریں گے۔ اسی قسم کا عہد نامہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیٰ سے بھی لیا تھا۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكُمْ وَمِنْ نُوَّجَ وَإِبْرَاهِيمَ

وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيلًا ۝

لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝



”اور (اے نبی)، یاد رکھو اس عہد و بیان کو جو ہم نے سب پیغمبروں سے لیا ہے، تم سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور علیٰ ابن مریم سے بھی۔ سب سے ہم پہنچنے عہد لے چکے ہیں، تاکہ سچے لوگوں سے (آن کارب) آن کی سچائی کے بارے میں سوال کرے، اور کافروں کے لیے تو اس نے دردناک عذاب مہینا کر رہی رکھا ہے۔“

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أُوحِيَنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ طَكْبُرٌ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ طَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ بِمَا يَعْمَلُونَ (الشوری: 13)

”اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور جسے (اے محمد) اب تمہاری طرف ہم نے وہی کے ذریعہ سے بھیجا ہے، اور جس کی ہدایت ہم ابراہیم اور موسیٰ اور علیٰ بن مشرکین کو ساخت کر دیا تو اس دین کو اور اس میں متفرق نہ ہو جاؤ۔ یہی بات ان مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے جس کی طرف (اے محمد) تم انہیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنا کر لیتا ہے اور وہ اپنے طرف آنے کا راستہ آسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔“

**حضرت عیسیٰ السلام کی پیشگوئی حضرت محمد، رسول اللہ ﷺ کے متعلق**

قرآن مجید کے مطابق، حضرت علیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے متعلق بالکل صاف اور واضح انداز میں پیشگوئی فرمادی تھی۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيِّي مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي



مِنْ بَعْدِي أَسْمُهُ أَجْمَلُ طَفَلًا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ

مُبِينٌ ۝ (الصف: 6)

اور یاد کرو عیسیٰ ابن مریم کی وہ بات جو اس نے کہی تھی: "اے بنی اسرائیل، میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوار رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس توراۃ کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے، اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد اہو گا۔" مگر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لیکر آیا تو انہوں نے کہا یہ تو صریح دھوکا ہے۔"

### حضرت علیٰ السَّلَامُ کے معجزات

حضرت علیٰ کے بہت سارے معجزات کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ مثلاً، آن کا سن طفولیت میں، گھوارے کے اندر لیٹئے ہوئے اس طرح سے بات کرنا جیسے کوئی آدمی سن بوجیت کو پہنچنے کے بعد بات کرتا ہے؛ مٹی سے پرندہ کی صورت کا جسم بنانا اور اس میں چونک مار کر اس کو زندہ کر دینا؛ مادرزاد انہوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرنا؛ اور مددوں کو زندہ کرنا۔ یہ تمام معجزات وہ اللہ کے حکم سے انجام دیا کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُتَشَرِّكُ بِكَلِمَتَةٍ مِنْهُ أَسْمُهُ  
الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِئَهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ  
الْمُقْرَّبُينَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

(آل عمران: 46-45)

احمد (یا محمد) یونانی زبان کے لفظ Periclytos کا ہم معنی ہے، یعنی "تعریف کیا ہوا" جس کو عیسائیوں نے بعد میں بدل کر دیا۔ موجودہ یونانی کی انگلیں میں یونانی لفظ Parceletos کا ترجمہ "مدگار" کیا گیا ہے۔ (دیکھیے، یوہتا، 14: 16؛ 15: 26؛ 16: 7، اور پرانا عہد نامہ: استنا(Deuteronomy)، 2: 33، جبقوق

(Habakkuk) 3: 3۔)



اور یاد کرو جب فرشتوں نے کہا: "اے مریم، اللہ تجھے ایک فرمان کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام صحیح علیٰ اہن مریم ہو گا، دنیا اور آخرت میں معزز ہو گا، اور اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا۔ لوگوں سے گھوارے<sup>۲</sup> میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی، اور وہ ایک مرد صاحب ہو گا۔"

وَرَسُولًا إِلَيْنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُكُمْ بَأَيْةً مِنْ رَبِّكُمْ جَاءَنِي  
أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الظِّلِّينَ كَهْيَنَةَ الظَّلِّيرِ فَأَنْفُخْ فِيهِ فَيَكُونُ طَيِّرًا  
يَأْتِيَنِ اللَّهُ جَوَابِيْرُ الْأَنْجَمَةِ وَالْأَنْجَرَصِ وَأَحْيَيِ الْمَوْتَى يَأْتِيَنِ اللَّهُ جَوَابِيْرُ  
وَأَنْبَيْتُكُمْ بِهَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ طِإَنَّ فِي ذَلِكَ  
لَكَيْةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (آل عمران: 49)

اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول مقرر کرے گا۔ (اور جب وہ بحیثیت رسول بنی اسرائیل کے پاس آیا تو اس نے کہا): "میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لیکر آیا ہوں، میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت کا ایک مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ میں اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور اس کے اذن سے مردے کو زندہ کرتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کر کے رکھتے ہو۔ اس میں تمہارے لیے کافی نشانی ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔"<sup>۳</sup>

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَى

۱ دیکھیے: نوqa، 21:2۔

۲ بابل سے حوالوں کے لیے دیکھیے: ضمیمہ (3)۔

۳ ایضاً۔



وَالْدِيْنَكَ طِإِذْ أَيْدِنُكَ بِرُوْجِ الْقُدْسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ  
وَكَهْلَا جَ وَإِذْ عَلَمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالْتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ جَ  
وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الظِّبِينِ كَهْيَعَةَ الظَّلَيْرِ يَأْذِنِ فَتَشْفُعُ فِيهَا فَتَكُونُ  
ظَلِيْرًا يَأْذِنِ وَتُبَرِّءُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ يَأْذِنِ جَ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى  
يَأْذِنِ جَ (المائدہ: 110)

پھر تصور کرو اس موقع کا جب اللہ فرمائے گا: ”اے مریم کے بیٹے علیٰ، یاد کر میری اس نعمت کو جو میں نے تجھے اور تیری ماں کو عطا کی تھی، میں نے روح پا کر سے تیری مدد کی، تو گھوارے میں لوگوں سے بات کرتا تھا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی۔ میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توراۃ اور انجیل کی تعلیم دی۔ تو میرے حکم سے مٹی کا پتلا پرندے کی شکل کا بانتا اور اس میں پھونکتا تھا اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا۔ تو مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا، اور تو مردوں کو میرے حکم سے نکالتا تھا۔“<sup>۱</sup>

حضرت علیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں، بلکہ اس کی مخلوق

قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ حضرت علیٰ اللہ کے بیٹے نہ تھے بلکہ حضرت آدمؑ کی طرح اللہ کی ایک مخلوق ہیں۔ حضرت علیٰ کی پیدائش بغیر باپ کے مجرزاۃ طور پر ہوئی تھی، اور آپ سے پہلے حضرت آدمؑ اور حضرت حواءؓ کی پیدائش بغیر ماں اور باپ کے ہوئی تھی۔<sup>۲</sup>

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ إِنَّدَالِلَهُ كَمَثَلِ آدَمَ طَخَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۝ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِيْبِينَ۝ فَمَنْ حَاجَكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ

<sup>۱</sup> بابل سے حوالوں کے لیے دیکھیے: ضمیمہ(3)۔

<sup>۲</sup> بابل سے حوالوں کے لیے دیکھیے: ضمیمہ(4)۔



**أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ**

**نَبْتَهِلْ فَتَجْعَلُ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝ (آل عمران: 59-61)**

"اللہ کے نزد یک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور حکم دیا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا۔ یہ اصل حقیقت ہے جو تمہارے رب کی طرف سے بتائی جاتی ہے اور تم آن لوگوں میں شامل نہ ہو جو اس میں شک کرتے ہیں۔ یہ علم آجائے کے بعد جو کوئی اس معاملہ میں تم سے بھگڑا کرے تو (اے بنی) اس سے کہو کہ: "آؤ ہم اور تم خود بھی آجائیں اور اپنے اپنے بال بچوں کو بھی لے آئیں اور اللہ سے دعا کریں کہ جو بھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔"

**قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَيْكَمْ لِكَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا  
تَعْبُدُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نُشَرِّكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا  
مِنْ دُونِ اللَّهِ طِفْلٌ فَإِنْ تَوَلُّوْا فَقُولُوا اشْهُدُوْا إِلَيْنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل  
عمران: 64)**

اے بنی کہو: "اے اہل کتاب، آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سو اکسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سو اکسی کو اپنا رب نہ بنائے۔" اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلم (صرف خدا کی بندگی و اطاعت کرنے والے) ہیں۔

**وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَلَّا تَقْدُّمْ لِلَّهِ بِنَاءً إِنَّمَا  
وَأُمَّةِ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ طَقَالْ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ  
مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ طِإِنْ كُنْتْ قُلْتُهُ فَقُدْ عَلِمْتُهُ طَتَّعْلُمْ مَا فِي  
نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ طِإِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ ما**

فُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمْرَتُنِي بِهِ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ طَوَانْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَئِيْعَ شَهِيدًا ۝ (المائدۃ: ۱۱۷-۱۱۶)

یاد کرو جب اللہ فرمائے گا: ”اے علیٰ ابن مریم، کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سو مجھے اور میری مال کو بھی الا بنا لو؟“ تو وہ جواب میں عرض کرے گا: ” سبحان اللہ، میرا یہ کام دخحا کرو بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق دخھا اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا۔ آپ جانتے میں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے؛ آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم میں۔ میں نے ان کو اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا، یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میر ارب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ میں اسی وقت تک ان کا نگران تھا جب تک میں ان کے درمیان تھا۔ جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو آپ ان پر نگران تھے اور آپ تو ساری ہی چیزوں پر نگران میں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ طَقْلُ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنَّ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأَمْمَهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ بِحِلْيَعًا طَوَانْتَ مُلْكَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا طَبْيَحُ مَا يَشَاءُ طَوَالَلَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَئِيْعَ قَدِيرٌ ۝ (المائدۃ: ۱۷)

”کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔ اے نبی، ان سے کہو کہ اگر اللہ تھج ابن مریم کو اور اس کی مال کو اور تمام زمین والوں کو بلا ک کر دینا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ اس کو اس ارادے سے باز رکھ سکے۔ اللہ تو



زین اور آسمانوں کا اور آن سب چیزوں کا مالک ہے جوز میں اور آسمانوں کے درمیان پائی جاتی میں، جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اُس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔"

قَالُوا إِنَّنَا نَخْنَدَ اللَّهَ وَلَدًا سُبْحَانَهُ طُهُو الْغَنِيُّ طَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ  
وَمَا فِي الْأَرْضِ طِلْعَنْ كُفْرُ مِنْ سُلْطَانٍ إِنَّهُنَّا طَائِقُوْلُونَ عَلَى  
اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ (یوس: 68)

"لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے کسی کو پیٹا بنا�ا ہے۔ سبحان اللہ! وہ تو بے نیاز ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُس کی ملک ہے۔ تمہارے پاس آخر اس قول کی کیا دلیل ہے؟ کیا تم اللہ کے متعلق وہ بتاتے ہو جو تمہارے علم میں نہیں ہیں؟"

وَقَالُوا إِنَّنَا نَخْنَدَ اللَّهَ وَلَدًا سُبْحَانَهُ طَبَلُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضِ طِلْكُلُ لَهُ قَاتِنُونَ ۝ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْإِذَا  
قَضَى أَمْرًا فِيمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ (ابقر: 116-117)

"ان کا قول ہے کہ اللہ نے کسی کو پیٹا بنا�ا ہے۔ اللہ پاک ہے ان باتوں سے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ زین اور آسمانوں کی تمام موجودات اُس کی ملک ہیں، سب کے سب اُس کے مطیع فرمان ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا موجود ہے، اور جس بات کا وہ فیصلہ کرتا ہے اُس کے لیے بس یہ حکم دیتا ہے کہ "ہوجا" اور وہ ہو جاتی ہے۔"

وَقَالُوا إِنَّنَا نَخْنَدَ الرَّحْمَنَ وَلَدًا سُبْحَانَهُ طَبَلُ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ۝ (الاعیاء: 26)

یہ کہتے ہیں: "رحمٰن اولاد رکھتا ہے۔" سبحان اللہ، وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں

جنہیں عزت دے گئی ہے۔"

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا ۝ لَقُدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا ۝ تَكَادُ  
السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرُنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُ الْأَرْضُ وَتَخْرُجُ الْجَبَالُ هَذَا ۝  
أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنَ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَخَذَ وَلَدًا ۝ إِنْ  
كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا أَتَى الرَّحْمَنَ عَبْدًا ۝ (مریم: 88-93)

"وہ کہتے ہیں کہ جہنم نے کسی کو بیٹا بنایا ہے سخت یہودہ بات ہے جو تم لوگ گھر  
لاتے ہو۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گرجائیں  
اس بات پر کہ لوگوں نے جہنم کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا۔ جہنم کی یہ شان  
نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بناتے۔ زمین اور آسمانوں کے اندر جو بھی ہیں سب اس  
کے خضور بندوں کی جیتیت سے پیش ہونے والے ہیں۔"

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَّيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ  
اللَّهِ وَذَلِكَ قَوْلُهُمْ يَا أَفَوَاهِهِمْ يُضَاهِهُونَ قَوْلُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ  
قَبْلٍ طَقَاتَلُهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ۝ (آل عمران: 30)

"یہودی کہتے ہیں کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے، اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ  
بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنے زبانوں سے نکالتے ہیں اُن لوگوں کی دیکھا  
تیکھی جوان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوتے تھے۔ اللہ کی ماران پر، یہ کہاں سے دھوکا  
کھا رہے ہیں۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مطلق توحید کی تعلیم دی تھی

قرآن مجید دین کو توحید (یعنی وحدت اللہ) پر مبنی ایک مکمل اور جامع بنیادی عقائد کے مجموعہ کی جیتیت سے  
پیش کرتا ہے۔ قرآن مجید مختلف مقامات پر، لوگوں کو یاد دلاتا ہے کہ اسلام اُن کا اپنا دین ہے، جس کو انہوں

نے مختلف غانوں میں تقسیم کر کے اس ایک دین کو مختلف مذاہب میں ڈھال رکھا ہے۔ خصوصی طور پر لغورۃ الذرف کی آیات 26 تا 28 میں مشرکین عرب کو یاد دلایا گیا ہے کہ ان کے مورث اعلیٰ حضرت ابراہیمؑ کا دین بھی یہی اسلام تھا۔ آگے آیات 46 تا 54 میں یہی بات یہودیوں کو یاد دلائی گئی ہے کہ حضرت موسیٰؑ کا دین بھی یہی اسلام تھا۔ اور اسی چیز کی یاد ہانی آیات 57 تا 65 عیسائیوں کو حضرت علیٰؑ کی نسبت سے کی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَلَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيْنَاتِ قَالَ قُدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلَا بَيْنَ  
لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَحْتَلُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ  
هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۝ طَ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ (الذرف: 64-63)

اور جب علیٰ صریح نشانیاں لیے ہوئے آیا تھا تو اس نے کہا تھا: "میں تم لوگوں کے پاس حکمت لے کر آیا ہوں کہ تم پر بعض آن باتوں کی حقیقت کھولوں دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو، لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری الماعت کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی میر ارب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ اسی کی تم عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔"

نَّقُولُ بِيٰ اُور رَاہب خدا میں اور نہ ہی حضرت علیٰؑ علیہ السلام

اس بات کا محض یہ تصور کہ ایک الگ اور دائیٰ پر وہتی نظام جو مستقل طور پر اللہ اور انسان کے درمیان حائل رہے اور جو اس بات کا دعویٰ کرے کہ وہ بلا شرکت غیر اللہ کے رازوں کا مخزن ہے، اللہ کی عظمت، فضیلت اور اس کے محیط عام فضل و کرم کے منافی اور اہانت آمیز ہے۔ پروہت پرستی اور ولیوں کی پرستش دین میں ایک بہت سیکھن بگاڑ ہے جس کو ہر زمانے میں توہم پرستی نے بڑھا دیا ہے۔ یہودی توہم پرستی کی نشوونما کو تلمود میں دیکھا جا سکتا ہے اور عیسائی توہم پرستی کو پوپ کے بے خطاب ہونے میں۔ قرآن مجید نے متعدد ربیوں اور متعدد خداویں کی پرستش (جو صرف مشرکین ہی تک محدود نہیں ہے) اور حضرت علیٰؑ



کو معبود بنالینے کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

اَتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ طَبُّوحًا  
عَمَّا يُشَرِّكُونَ ۝ (التوبۃ: ۳۱)

”انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا پنارب بنالیا ہے اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں؛ پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یلوگ کرتے ہیں۔“

### حضرت علیٰ علیہ السلام کے محض ایک بندے

قرآن مجید کے نزول کے دوران نظر یہ توحید کی تجدید کی گئی اور جھوٹے خداوں کی پرستش کو منوع قرار دیدیا گیا۔ اس سیاق و سبق میں حضرت علیٰ کی مثال (جن کی پرستش خدا اور خدا کے بیٹے کی حیثیت سے کی جا رہی تھی) مشرکین عرب کے سامنے پیش کی گئی۔ انہوں نے قصد اس مسئلہ میں الجھاد پیدا کیا اور اس کا مذاق اڑایا۔ بجائے اس کے کوہ اس مثال کی روح کو سمجھنے کی کوشش کرتے تو اس کے اندر موجود سچے پیغام کو تسلیم کرتے، انہوں نے انتشار اور بے بنیاد جھگڑے پیدا کرنا شروع کر دیا اور اپنے شرک کو سچھ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ قرآن مجید اس پتہ تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمٌ كَمِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوا  
أَلَيْهِتُنَا خَيْرًا أَمْ هُوَ طَمَّا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَّلًا طَبَّلُ هُمْ قَوْمٌ  
خَصِّمُوْنَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي

۱ جب یہودیوں اور عیسائیوں کے علماء اور پیشوائیں کسی چیز کو حرام یا حلال ٹھہر کر دیتے تو یہودی اور عیسائی عوام اس کو تسلیم کر لیتے تھے، لہذا ان کو ان معنوں میں ان کو اپنارب ٹھہرانا ہوا، کیونکہ کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھہر انے کو اختیار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔



إِسْرَائِيلٍ ۝ (الزخرف: 57-59)

”اور جو نبی کہ ابن مریم کی مثال دی گئی، تمہاری قوم کے لوگوں نے اس پر ٹل مچا دیا اور لگے کہنے کہ ہمارے معبدوں اپنے یہاں یا وہ۔ یہ مثال وہ تمہارے سامنے محض کج بحثی کے لیے لاتے ہیں؛ حقیقت یہ ہے کہ یہ یہ میں ہی جھگڑا لوگ۔ ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور بنی اسرائیل کے لیے اپنے قدرت کا ایک نمونہ بنادیا۔“

### حضرت علیٰ السلام قرآن کی روشنی میں

مندرجہ بالا تقریباً 70 آیات کے علاوہ جن میں حضرت علیٰ کا ذکر آیا ہے، ان کا ذکر بلا واسطہ یا با واسطہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں پایا جاتا ہے۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفَّارَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ طَّ  
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ أَمَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدُ إِيمَانًا  
مُسْلِمُونَ ۝ رَبَّنَا أَمَّا بِهَا أَنْزَلْنَا وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ  
الشَّاهِدِينَ ۝ (آل عمران: 52-53)

جب عیسیٰ نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں تو اس نے کہا: ”کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟“ حواریوں نے کہا: ”ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے، آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلم (اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دینے والے) ہیں۔ اے ہمارے رب، جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اسے مان لیا، اور رسول کی پیروی قول کی؛ ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔“

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ طَوَالَهُ خَيْرُ الْهَا كِرِيْنَ ۝ (آل عمران: 54)

”پھر بنی اسرائیل (مُسیح کے غلاف) خفیہ تدبیریں کرنے لگے۔ جواب میں اللہ



نے بھی اپسے خفیہ تدبیر کی، اور ایسی تدبیر وہ میں اللہ سب سے بڑھ کر ہے۔"

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىٰ وَمُظْهِرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَىٰ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ (آل عمران: 55)

(وہ اللہ کی خفیہ تدبیر ہی تھی) جب اس نے کہا: "اے عیسیٰ، اب میں تجھے واپس لے لوں گا اور تجھ کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور جہنوں نے تیرا انکار کیا ہے اُن سے (یعنی اُن کی معیت سے اور اُن کے گندے ماحول میں اُن کے ساتھ رہنے سے) تجھے پاک کر دوں گا اور تیری پیروی کرنے والوں کو قیامت تک اُن لوگوں پر بالادست رکھوں گا جہنوں نے تیرا (توحید اور تیری رسالت کا) انکار کیا ہے۔ پھر تم سب کو آخر کار میرے پاس آنا ہے، اُس وقت میں اُن باقتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن میں تمہارے درمیان اختلاف ہوا ہے۔"

لِعْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَنِيٍّ إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاؤُودَ وَعِيسَىٰ  
ابْنِ مَرْيَمَ طَذْلِكَ بِمَا عَصَوَا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا  
يَتَنَاهُونَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوا طَلْبَتِسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ (المائدہ: 78)

"بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی، اُن پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی یونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور زیاد تباہ کرنے لگے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو بڑے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا؛ بلطف عمل تھا جو انہوں نے اختیار کیا۔"

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحُوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا أَمَّا



وَأَشْهَدُ بِإِنَّا مُسْلِمُونَ ۝ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ  
هُلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ طَقَالَ  
اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَ مِنْهَا  
وَتَنْظِيمَنَ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ  
الشَّاهِدِينَ ۝ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنِّي عَلَيْنَا  
مَائِدَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوْلَانَا وَآخِرَنَا وَآيَةٌ مِّنْكَ  
وَأَرْزُقُنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (المائدہ: 111-114)

جب میں نے حواریوں کو اشارہ کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لا تو تب  
انہوں نے کہا: ”هم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں۔“ (حواریوں کے سلسلہ  
میں) یہ واقعہ بھی یاد رہے کہ جب حواریوں نے کہا: ”اے عیسیٰ ابن مریم، کیا آپ کا  
رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اٹارت سکتا ہے؟“ تو عیسیٰ نے کہا: ”اللہ  
سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔“ انہوں نے کہا: ”ہم بس یہ چاہتے ہیں کہ اس خوان سے  
کھانا کھائیں اور ہمارے دل مطہن ہوں اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ نے جو کچھ  
ہم سے کہا ہے وہ صحیح ہے اور ہم اس پر گواہ ہوں۔“ اس پر عیسیٰ ابن مریم نے دعا  
کی: ”اے اللہ، ہمارے رب، ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل کر جو ہمارے  
لیے اور ہمارے الگوں چھولوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے اور تیری طرف  
سے ایک نشانی ہو، ہم کو رزق دے اور تو ہتریں رازق ہے۔“

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ  
وَأَتَيْنَاهُ الْأَنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً  
طَوَرَهُبَائِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ  
اللَّهِ فَمَنَّا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَأَتَيْنَا الَّذِينَ أَمْنَوْا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ



### وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسْقُونَ ۝ (الجديد: 27)

"آن کے بعد ہم نے پے درپے رسول نبیحے، اور ان سب کے بعد علیٰ ا بن مریم کو مبعوث کیا اور اس کو انجیل عطا کی، اور جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی آن کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا، اور رہبانتیت انہوں نے خود ایجاد کر لی، ہم نے اسے آن پر فرض نہیں کیا تھا، مگر اللہ کی خوشنودی کی طلب میں انہوں نے آپ ہی یہ بدعت نکالی اور پھر اس کی پابندی کرنے کا جو حق تھا اسے ادا کیا۔ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے ہوئے تھے آن کا اجر ہم نے آن کو عطا کیا مگر ان میں سے اکثر لوگ فاسن ہیں۔"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ طَ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ فَأَمَّنَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَلْوَهُمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝ (الصف: 14)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کے مددگار بنو جس طرح علیٰ ا بن مریم نے حواریوں کو خطاب کر کے کہا تھا: "کون ہے اللہ کی طرف (بلانے) میں میرا مددگار؟" اور حواریوں نے جواب دیا تھا: "ہم ہیں اللہ کے مددگار۔" اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکا رکیا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی آن کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی اور وہی غالب ہو کر رہے۔

## حضرت مریمؑ

☆ حضرت مریمؑ کی پیدائش

☆ معجزہ اندر زندگی رسانی

☆ حضرت مریمؑ کا راتبہ

☆ اللہ کا حکم

☆ حضرت محمدؐ کی حضرت مریمؑ کے متعلق نادائقیت

☆ خوشخبری

☆ حضرت مریمؑ پر الزام لگانے والوں کا انجام

☆ حضرت علیؓ: محض اللہ کا ایک کلمہ جو حضرت مریمؑ پر القا کی گیا تھا

☆ حضرت مریمؑ کی معجزہ اندر مادریت



## حضرت مریمؑ عَلَيْهِ السَّلَامُ

### حضرت مریمؑ عَلَيْهِ السَّلَامُ کی پیدائش

حضرت مریمؑ کی پیدائش سے پہلے، ان کی والدہ محترمہ (جن کا ذکر قرآن مجید میں "عمران کی عورت" کہہ کر کیا گیا ہے) نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ان کے پیٹ میں پلنے والے بچے کو، اس زمانے کے رواج کے مطابق، اللہ کے کام کے لیے وقف کریں گی قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي هُنَّرًا  
فَتَقَبَّلَ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ  
رَبِّ إِنِّي وَضَعَتْهَا أُنْثِي طَوَّالَهُ أَعْمَدْ بِمَا وَضَعَتْ طَوَّالِيَ الدَّكْرُ  
كَالْأُنْثَى وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرِيمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَدُرِّيَتْهَا مِنْ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ (آل عمران: 35-36)

یاد کرو جب عمران کی عورت کہہ رہی تھی: "میرے پروردگار، میں اس بچے کو جو میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں، وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہو گا۔ میری اس پیشکش کو قبول فرماء تو سننے اور جاننے والا ہے۔" پھر جب وہ پنگی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا: "اے میرے رب، میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوگی ہے، حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ کو خبر تھی، اور لڑکا، لڑکی کی طرح نہیں ہوتا۔ خیر، میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آنسو نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

### محبوب اند رزق رسانی

حضرت مریمؑ کی نشونما اللہ تعالیٰ کی خصوصی حفاظت اور حضرت زکریاؑ کی بگرانی میں ہوئی۔ ان کی ماذی اور



روحانی رزق رسانی کا انتظام اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا تھا۔

فَتَقْبَلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّا  
طُكْلَمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمُخْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا  
مَرْيَمُ أَنِّي لَكِ هَذَا طَقَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ طِإِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ  
يَشَاءُ بِغَيْرِ جِسَابٍ ۝ (آل عمران: 37)

”آخر کار اُس کے رب نے اُس لڑکی کو بخوبی قبول فرمایا، اُسے بڑی اچھی لڑکی بنانے کا اٹھایا، اور زکریا کو اُس کا سرپرست بنادیا۔ زکریا جب بھی اُس کے پاس محراب میں جاتا تو اُس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتا۔ پوچھتا：“مریم، یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟” وہ جواب دیتی：“اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔“

### حضرت مریمؑ کا رتبہ

حضرت مریمؑ اس معاملہ میں منفرد ہیں کہ دنیا کی تمام اقوام میں یہ واحد خاتون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کسی مرد کے جسمانی ملاپ کے بغیر ایک بچہ کی پیدائش کے لیے منتخب فرمایا تھا، اور ان کی عصمت و عفت اور ان کے کردار کی پاکیزگی کی حفاظت فرمائی تھی۔

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ  
وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝ (آل عمران: 42)

”پھر وہ وقت آیا جب مریم سے فرشتوں نے آ کر کہا：“اے مریم، اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجوہ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا۔“

## اللہ کا حکم

حضرت مریمؑ، حالانکہ ایک برگزیدہ خاتون تھیں، لیکن ہر حال وہ اللہ کی بندی تھیں، اور نعوذ باللہ، ”اللہ کی یوں“ تو ہرگز نہیں تھیں۔ لہذا اللہ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں جس طرح دوسرا سے مومنین کرتے ہیں:

يَا مَرِيمُ اقْنُنِي لِرَبِّكَ وَاسْجُدِي وَارْكِعِي مَعَ الرَّأْكِعِينَ ۝ (آل عمران: 43)

”اے مریم، اپنے رب کی تابع فرمان بن کر رہ، اس کے آگے سر بخود ہو، اور جس بندے اس کے حضور بھجنے والے ہیں، ان کے ساتھ تو بھی جھک جا۔“

## حضرت محمد ﷺ کی حضرت مریمؑ کے متعلق نواقیفیت

یہاں کہ غیر مستند انجیل میں بیان ہوا ہے، حضرت مریمؑ کی بھالت کے متعلق ہیکل کے خادموں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کے تقریباً سات صد یوں کے بعد، حضرت محمد ﷺ کے پاس اس واقعہ کو اور اس جھگڑے کو کس طرح سلچایا گیا تھا جا بننے کو کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ یہ وحی الہی تھی جس کے ذریعے اس واقعہ کی تمام تفصیلات آپ کو مہیا کی گئی تھیں۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری رسول اور قرآن کو وحی الہی تسلیم کرنے کا عیماً دنیا کے لیے یہ ایک انتہائی واضح اور ناقابل تردید سبب تھا اور ہے۔

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهُ إِلَيْكَ طَ وَمَا كُنْتَ لَدَنِيهِمْ إِذْ  
يُلْقُونَ أَقْلَامُهُمْ أَيُّهُمْ يَكُفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَنِيهِمْ إِذْ

بِحَجَّةِ صِمُونَ ۝ (آل عمران: 44)

”(اے نبی)، یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تم کو وحی کے ذریعے سے بتا رہے ہیں، ورنہ تم اس وقت وہاں موجود نہیں تھے جب ہیکل کے خادم یہ فیصلہ کرنے کے



لیے کہ مریم کا سر پرست کون ہوا پسے اپنے قلم اچھینک رہے تھے، اور نہ تم اُس وقت حاضر تھے جب ان کے درمیان جھگڑا برپا تھا۔

### خوشخبری

جب حضرت مریمؑ کو ایک بیٹی کی خوشخبری دی گئی تو آپ جیران رہ گئیں یونکہ آپ کو کسی آدمی نے چھواتک نہیں تھا۔ اس کے متعلق حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے متعلق بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کر سکتا ہے:

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُعِيشُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ أَسْمُهُ  
الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمٍ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنْ  
الْمُقْرَّبِينَ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ  
قَالَتْ رَبِّي أَنِّي يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسِسْنِي بَشَرٌ طَقَالَ كَنْدَلِكِ  
اللَّهُ يَعْلَمُ مَا يَشَاءُ طِإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ  
(آل عمران: 45-47)

اور جب فرشتوں نے کہا: ”اے مریم، اللہ تھے اپنے ایک فرمان کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام صحیح ابن مریم ہو گا، دنیا اور آخرت میں معزز ہو گا، اور اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا لوگوں سے گھوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی، اور وہ ایک مرد صالح ہو گا۔“ یہ سن کر مریم بولی: ”پروردگار، میرے ہاں بچہ کہاں سے ہو گا، مجھے تو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔“ جواب ملا: ”ایسا ہی ہو گا، اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو

۱) عرب میں یہ دستور تھا کہ جب کبھی کسی معاملہ میں کوئی جھگڑا کھرا ہو جاتا یا کسی معاملہ میں ایہام پایا جاتا اور فیصلہ پر پہنچنے میں مشکل پیش آتی تو قرآن دعا کا طریقہ اختیار کیا جاتا تھا، اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ لوگ اپنے اپنے قلم یا تیر پھینکتے تھے۔ حضرت مریمؑ کی کفالت کے تعلق سے بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا تھا اور قرآن حضرت زکریا کے نام لکھتا۔

بس کہتا ہے کہ ہو جا، اور وہ ہو جاتا ہے۔"

### حضرت مریمؑ پر الزام لگانے والوں کا انجام

اسلام خصوصاً عورتوں کی پاک دامنی کے متعلق ان کی ساکھوں کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ جو لوگ عورتوں پر بہتان باندھتے ہیں اور شوت کے طور پر چار گواہ پیش نہیں کر سکتے، قرآن مجید ایسے بہتان لگانے والوں کو 80 کوڑوں کی سزا دیتے ہے اور آن کی گواہی کو کسی بھی مقدمہ میں ناقابل قبول ٹھہراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں پر ٹھپپہ لگادیا جنہوں نے افرکیا، اللہ کے عہد کو توڑا، اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا، اللہ کے رسولوں کو قتل کیا، ایمان قبول نہیں کیا اور حضرت مریمؑ پر سُنگین الزام لگایا کہ وہ بد چلن تھیں۔

فِيمَا نَقْضَيْهُمْ مِّيَثَاقُهُمْ وَ كُفَّرُهُمْ بِأَيَّاتِ اللَّهِ وَ قَتَلُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ  
إِغْيَرْ حَقًّا وَ قَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ طَبْلٌ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفَّرِهِمْ  
فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا وَ بِكُفَّرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلَى مَرِيمَ بُهْتَانًا

عَظِيمًا ۝ (الناء: 155-156)

"آخر کار ان کی (یعنی یہودی کی) عہد شکنی کی وجہ سے، اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا یا، اور متعدد پیغمبروں کو ناجتن قتل کیا، اور یہاں تک کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں۔ حالانکہ درحقیقت ان کی باطل پرستی کے سبب سے اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپپہ لگادیا ہے اور اسی وجہ سے یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔ پھر اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا۔"

### حضرت علیٰ السلام: محض اللہ کا ایک کلمہ جو حضرت مریمؑ پر القا کی گیا تھا

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مریمؑ کے رحم میں بغیر کسی انسانی نظر کے حمل ٹھہرایا گیا۔ آنماز میں عیانی مذہب کے متبوعین کو اس بن بابا کی پیدائش کے راز کے متعلق بتا دیا گیا تھا۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ،



ان کے اندر حضرت علیٰ کی اوہیت کا نظر یہ پیدا ہو گیا۔ قرآن مجید اہل کتاب کو منتہ کرتا ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا احْقَقَ  
طِإِمَّا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ الْقَاهَا إِلَى  
مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ (النساء: 171)

"اے اہل کتاب، اپنے دین میں غلوت کرو، اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو۔ مسیح علیٰ ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ کا ایک رسول تھا اور ایک فرمان تھا جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے۔"

### حضرت مریمؑ کی معجزہ از مادریت

جب حضرت مریمؑ کو فرشتہ نے (جو ان کے پاس انسانی شکل میں آیا تھا) بتایا کہ وہ ایک بچہ کی ماں بنیں گی تو ان کو ان کی پاکد امنی کے سبب اس بات پر یقین نہیں آیا تھا۔ قرآن مجید اس پورے واقعہ کو سلسلہ وار بیان کرتا ہے: حضرت مریمؑ کے حمل ٹھہرنا؛ بچہ کی پیدائش؛ اس پیدائش پر لوگوں کا انہما رجوب اور اعتراض؛ بچہ کا معجزہ از طور پر گھوارے میں بات کرنا اور لوگوں کے اعتراض کا جواب دینا کہ وہ اللہ کا ایک بندہ ہے، اور اپنے آپ کو مستقبل کے حامل و حیر رسول کی چیزیت سے متعارف کرانا؛ اور آخر میں اس بات کو زور دے کر بتانا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جیسا کہ جاہل لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔

وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ طِإِذْ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا  
شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحًا  
فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ  
كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لَا هُبَّ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝  
قَالَتْ أَنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسِسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أُكُنْ بَغِيًّا ۝

قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَنِّيْ هَيْنَ وَلِنَجْعَلَهُ أَيْةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً  
مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا فَحَمَلَنَّهُ فَأَنْتَبَذْتُ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا  
فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِدْعَ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِثْ قَبْلَ  
هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَا تَخَرِّزِيْ قَدْ  
جَعَلَ رَبُّكَ تَحْتَكَ سَرِيًّا وَهُرْزِيْ إِلَيْكَ بِجِدْعَ النَّخْلَةِ تُساقِطِ  
عَلَيْكَ رُظْبَانًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَأَشْرِيْ وَقَرِيْ عَيْنَيَا فِي مَا تَرَيْنَ وَمِنْ  
الْبَشَرِ أَحَدًا أَنْقُولِيْ إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ جَمِينَ صَنْوَمَا فَلَنْ أَكْلِمَ الْيَوْمَ  
إِنْسِيًّا فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ طَقَالُوا يَا مَرِيْمُ لَقَدْ جَئْتِ  
شَيْئًا فَرِيًّا يَا أَخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ أَمْرًا سَوَّيْ وَمَا كَانَتْ  
أُمُّكَ بَغِيًّا فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ طَقَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي  
الْمَهْدِ صَبِيًّا قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ طَأْتَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا  
وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالرَّكَاتِ مَا  
دُمْتُ حَيًّا (مریم: 31-16)

اور اے نبی، اس کتاب میں مریم کا حال بیان کرو، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ  
ہو کر شرقی جانب گوشہ نشین ہو گئی تھی، اور پردہ ڈال کا ان سے جھپ پیٹھی تھی۔ اس  
حالت میں ہم نے اس کے پاس اپنے روح کو (یعنی فرشتہ کو) بھیجا اور وہ  
اس کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔ مریم یا کیا یک بول  
انٹھی: ”اگر تو کوئی متنقی آدمی ہے تو میں تجوہ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔“ اس  
نے کہا: ”میں تو تیرے رب کافر تادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجوہے ایک  
پا کیزہ لا کا دوں۔“ مریم نے کہا: ”میرے ہاں کیسے لا کا ہو گا جبکہ مجھے کسی بشر نے  
چھو اتک نہیں ہے اور میں کوئی بد کار اورت نہیں ہوں۔“ فرشتے نے کہا: ”ایسا ہی



ہو گا؛ تیرارب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان ہے اور ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اُس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت؛ اور یہ کام ہو کر رہنا ہے۔"

مریمؑ کو اس بچے کا حمل رہ گیا اور وہ اس حمل کو لیے ہوتے ایک ذور کے مقام پر چلی گئی۔ پھر زچلگی کی تکلیف نے اُسے ایک کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگی: "کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان نہ رہتا۔" فرشتے نے پانتیتی سے اُس کو پکار کر کہا: "غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ روایا کر دیا ہے، اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو بلا، تیرے اوپر تو تازہ کھجور میں ٹپک پڑیں گی۔ پس تو ہما اور پی اور اپنے آٹھیں مٹھنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اُس سے کہہ دے کی میں نے رہمان کے روزے کی نذر مانی ہے، اس لیے آج میں کسی سے نہ بولوں گی۔"

پھر وہ اس بچے کو لیے ہوتے اپنے قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے: "اے مریم، یہ تو، تو نے بڑا پاپ کر ڈالا۔ اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی بڑا آدمی تھا اور نہ تیرے ماں ہی کوئی بد کار عورت تھی۔" مریمؑ نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ لوگوں نے کہا: "ہم اس سے کیا بات کریں جو گھوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے۔" بچہ بول آٹھا: "میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب دی، اور نبی بنایا۔ اور با برکت کیا جہاں بھی میں رہوں، اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں۔"

حضرت عیسیٰ کی پیدائش ایک مجرہ تھی، یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی ایک نشانی تھی کہ وہ کسی بھی چیز، خواہ انسان ہو کہ غیر انسان، کو مادی قوانین اور عام مقرروں قواعد کے ملنے ازغم پیدا کر سکتا ہے۔

وَجَعَلْنَا إِنْ مَرِيْمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَأَوْيَانَهُمَا إِلَى رَبِّوَةٍ ذَاتٍ قَرَارٍ



وَمَعِينٍ ۝ (المومنون: 50)

"اور ابن مریم اور اس کی ماں کو ہم نے ایک نشانی بنایا اور آن کو ایک سطح مرتفع پر رکھا جو طیرانہ کی جگہ تھی اور جتنے اس میں جا ری تھے۔"

حضرت علیٰ کی پیدائش میں یہ بات مضمون نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان معنوں میں حضرت علیٰ کا باپ ہے جن معنوں میں یوتانی اساطیر میں اپollo (Apollo) کا باپ تھا زیوس (Zeus) اور ماں تھی لیتوانا (Latona) یا مینوس (Minos) کا باپ تھا زیوس (Zeus) اور ماں تھی یوروپا (Europa)۔ ہبھاں تک "اللہ کی روح" کے استعمال کا تعلق ہے جس کو، قرآن مجید کے مطابق، حضرت مریمؓ کے جسم میں پھونکا گیا تھا، اس سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ اللہ حضرت علیٰ کا باپ تھا۔ قرآن مجید میں ہر انسانی بچہ کی تخلیق کے موقع پر اس کے اندر اللہ کی روح کے پھونکے جانے کا ذکر ملتا ہے (سورۃ السجدة: 9)۔<sup>۱</sup> حضر آدمؓ کی تخلیق کے موقع پر بھی اس کا ذکر قرآن مجید میں ملتا ہے خصوصاً سورۃ الحجۃ، آیت 29 میں۔<sup>۲</sup> قرآن مجید اس بات پر زور دیتا ہے کہ حضرت مریمؓ پا کر مان تھیں۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتْ عَمْرَانَ الَّتِي أَخْصَنَتْ فَرَجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ

رُوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُشِّبَهُ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝

(اتریم: 12)

"اور (اللہ) عمران کی بیٹی مریم کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی۔<sup>۳</sup> پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی اور

۱ دیکھو ضمیم (4)۔

۲ ثُمَّ سُوَاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوْحِهِ (پھر اس کو نک سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی)۔

۳ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوْحِي (جب میں اس سے پو اپنا کچوں اور اس میں اپنی روح سے پھر پھونک دوں

۴ قرآن مجید (سورۃ النساء: آیت 156) یہود یوں کے اس الزام کی تردید کرتا ہے اور اس کو سمجھنے بہتان قرار دیتا ہے کہ حضرت مریمؓ نے بن باپ کے بچہ کی ماں کی حیثیت سے اپنی پاک منی کو کھو دیا تھا اور کتاب کا ارتکاب کیا تھا۔



اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ  
اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔<sup>۱</sup>

مندرجہ بالا 93 قرآنی آیات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

- (1) حضرت علیؑ کی والدہ محترمہ، حضرت مریمؑ، ایک اعلیٰ درجہ کی برجیزیدہ خاتون تھیں۔
- (2) حضرت مریمؑ بن باب پکے بچہ کو تمدنے کے کوئی پا کد امن تھیں اور قرآن مجید یہودیوں کے اس  
الذام کی تردید کرتا ہے کہ حضرت مریمؑ نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا۔
- (3) اللہ تعالیٰ جو قادر مطلق ہے کبھی بھی انسان کو بغیر باب کے پیدا کر سکتا ہے جیسا کہ اس نے حضرت آدم  
اور حضرت حواؤ کو بغیر مال اور باب کے پیدا کیا تھا۔
- (4) لہذا، حضرت علیؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا، بائبل کے مجازی معنوں میں نہیں بلکہ لغوی معنوں میں قرار  
دینا ایک جھوٹ ہے۔

<sup>۱</sup> یعنی، حضرت مریمؑ نے حضرت علیؑ کو تمدنیا تھا کسی مرد کی محبت کے بغیر۔ ایسا صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی سے ہو سکتا  
ہے۔

## ضمیمه جات ا

ضمیمه(1): ☆ باعیبل حضرت علیہ اور دوسروں کی خدائی کا انکار کرتی ہے۔

☆ باعیبل میں پیغمبروں کے لیے بھی "خدا" کا الفاظ استعمال کیا گیا ہے۔

ضمیمه(2): ☆ تثنیث کی تاریخ

\* نظریہ تثنیث کی شروعات

\* نظریہ تثنیث کی خابطہ بندی

\* تثنیث اور اس کا نظریہ عہد نامہ جدید میں موجود نہیں ہے

\* نظریہ تثنیث، تین صدیوں کے ارتقا کا ماما حاصل

ضمیمه(3): ☆ معجزات اور اوہیت

ضمیمه(4): ☆ بیٹا، اولاد، باپ، خدا اور روح القدس کے الفاظ کا استعمال باعیبل میں

ضمیمه(5): ☆ دوسروں کے اندر بھی روح القدس کا نفاذ: باعیبل کا بیان

ضمیمه(6): ☆ قرآن اور باعیبل کی تعلیمات میں یکسانیت

ضمیمه(7): ☆ باعیبل کے مختلف نسخے جات

ضمیمه(8): ☆ قرآن کی تاریخی صداقت

شیعہ(1):

بائیبل حضرت علیٰ اور رسول کی خدائی کا انکار کرتی ہے۔

عقیدہ تسلیث کے مضمون پر غور کرنا غلافِ عقل بات نہیں ہے۔ کیا بائیبل یقین طور پر اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ حضرت علیٰ خدا کے بیٹے تھے، یا خدا کے اوتار تھے، یا بدی تھے، یا آن کے اندر اور بیت، وغیرہ تھی؟ اس سمن میں آئیے بائیبل کی آیات کام طالعہ کریں:

یوسف نے جواب دیا کہ اول یہ ہے اے اسرائیل سُن: "خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے۔" (مرقس (Mark)، 12:29)

"کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی ابھی ایک یعنی مجھ سے یوسف جوانان ہے۔" (تیمھیتیں (Timothy)، 1:2)

"میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ مانا۔" (خرون (Exodus)، 3:20)

"کیونکہ تجھ کو کسی دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرنی ہوگی اس لیے کہ خداوند جس کا نام غیور ہے وہ خدا ہی غیور ہے بھی۔" (خرون (Exodus)، 14:34)

"سُن اے اسرائیل، خداوند ہمارا خداوند ہے۔" (استثنا (Deuteronomy)، 4:6)

یوحنا (John)، 37:5 کے مطابق انہوں نے جو کچھ دیکھا یا سناتھا ہو بھی بھی خدا نہیں ہو سکتا۔ وہ مخفی مسح تھے، اللہ نے آن کو بھیجا تھا (ایک پیغمبر اور رسول کی حیثیت سے) اور اس کی گواہی دی تھی۔

لوقا (Like)، 1:13 کے مطابق مسح کو شیطان چالیں دنوں تک آزماتا رہا،

۱ درمیانی (mediator)، یعنی قرآن کی اصطلاح میں رسول۔



حالانکہ یعقوب(James)، 1:13 کے مطابق، "... کیونکہ خدا بادی سے نہیں آزمایا جاسکتا۔"

ندا اور سُبح، باعیل کے استعارے کے مطابق، "بَابُ وَارِبِيَّا" دو مختلف ہستیاں میں مختلف رتبوں کے ساتھ: "میرا باب مجھ سے بڑا ہے۔" (یوحنا(John)، 28:14)

"میں اپنے طرف سے کچھ نہیں کرتا۔" (یوحنا(John)، 8:28) (46:23)  
"اے باب، میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔" (لوکا(Luke)،

صلیب پر حضرت مسیح نے پکارا تھا: "اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" <sup>۱</sup> (مرقس(Mark)، 15:34) (Timothy 1، 1:16 کے مطابق خدا وہ ہے جس کو کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے (حالانکہ لوگ حضرت مسیح کو دیکھا تھا اور ان کو دیکھ سکتے تھے)۔

"پس بُتوں کی قربانیوں کے گوشت کھانے کی نسبت ہم جانتے ہیں کہ بہت دنیا میں کوئی چیز نہیں، اور سوا ایک کے کوئی خدا نہیں۔" <sup>۲</sup> (گرینتھیوں - I-Carinthians)

"تاکہ مشرق سے مغرب تک لوگ جان لیں کہ میرے سوا کوئی نہیں۔ میں ہی خداوند ہوں میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔" (یسوعیہ(Isaiah)، 45:6)

اے انتہائی زمین کے سب رہنے والو! تم میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ۔

<sup>۱</sup> عبرانی زبان میں: "اَيْلُونَى، اَيْلُونَى، لَامَا سَكَبْتَنِى؟"

<sup>۲</sup> عربی (قرآن کی) زبان میں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ۔



کیونکہ میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں۔” (یسوعیہ(Isaiah)، 22:45)

”کیونکہ خداوند جس نے آسمان پیدا کیے وہی خدا ہے۔ اُسی نے زمین بنائی اور تیار کی۔ اُسی نے اُسے قائم کیا۔ اُس نے اُسے عبث پیدا نہیں کیا بلکہ اُس کو آبادی کے لیے آراستہ کیا۔ وہ یوں فرماتا ہے کہ میں خداوند ہوں اور میرے سوا اور کوئی نہیں۔” (یسوعیہ(Isaiah)، 18:45)

”خداوند... یوں فرماتا ہے کہ میں ہی اول ہوں اور میں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی اور خدا نہیں۔” (یسوعیہ(Isaiah)، 6:44)

”خداوند فرماتا ہے، تم میرے گواہ ہو اور میرا خادم ابھی جسے میں نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جاؤ اور مجھ پر ایمان لاوے اور مجھ کو میں وہی ہوں۔ مجھ سے پہلے کوئی خدا نہ ہوا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا۔” (یسوعیہ(Isaiah)، 10:43)

”میں ہی یہودا ہوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ میں نے اعلان کیا اور میں نے نجات بخشی اور میں ہی نے ظاہر کیا جب تم میں کوئی ابھی مبعود نہ تھا۔ سوتیم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں۔” (یسوعیہ(Isaiah)، 12-11:43)

”یا رب! خداوں<sup>۲</sup> میں تجھ سا کوئی نہیں، اور تیری صنعتیں بے مثال میں۔” (زبور

(8:86)، Psalms)

<sup>۱</sup> خادم کا جو لفظ یہاں رسول کے لیے استعمال کیا گیا ہے، اُس کے لیے قرآن میں ”عبد“ یعنی غلام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن مجید تمام انسانوں کے لیے، بشمول تمام پیغمبروں کے لیے جن میں حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ بھی شامل ہیں، عبد کا لفظ استعمال کرتا ہے۔

<sup>۲</sup> خدا اور خداوں کے الفاظ باہمیں میں پیغمبروں کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں؛ دیکھیے اسی ضمیمہ میں آنے والے مزید بیانات۔



”کیونکہ افلاک پر خداوند کا نظیر کون ہے؟ طاقتوروں کے بیٹوں امیں کون خداوند کے مانند ہے؟ (زبور(Psalms)، 6:89)

”خداوند سب قوموں پر بلند بالا ہے۔ اس کا جلال آسمان سے برتر ہے۔ خداوند ہمارے خدا کے مانند کون ہے جو عالم بالا پر تخت نشین ہے؟ (زبور(Psalms)،

(5-4:113)

”اس نے کھاکل کے لیے۔ تب اس نے کہا تیرے ہی کہنے کے مطابق ہو گا تاکہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کے مانند کوئی نہیں۔“ (خرون(Exodus)،

(10:8)

”یہ سب کچھ تجھ کو دکھایا گیا تاکہ تو جانے کہ خداوند ہی خدا ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔“ (استشا(Deuteronomy)، 35:4)

”سو تو اے خداوند خدا بزرگ ہے کیونکہ جیسا ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے اس کے مطابق کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔“ (2-سموئیل(II-Samuel)، 22:7)

”اے خداوند اسرائیل کے خدا، تیری مانند نہ تو اپر آسمان اور نہ نیچے زمین پر کوئی خدا ہے۔ تو اپنے ان بندوں کے لیے جو تیرے حضور اپنے سارے دل سے چلتے ہیں عہد اور رحمت کو نگاہ میں رکھتا ہے۔“ (1-سلطان(I-Kings)، 23:8)

”اے خداوند کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا جسے ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے اور کوئی خدا نہیں ہے۔“ (1-تواریخ(I-Chronicle)، 20:17)

”لیکن میں ملک مصر ہی سے خداوند تیرا خدا ہوں اور میرے سوا کوئی معبد کو

۱ تمثیلی طرز کلام میں تمام انسانوں، شمول پیغمبروں کے، بیٹوں کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے؛ دیکھیے ضمیمہ (4)۔



نہیں جانتا تھا کیونکہ میرے سوا کوئی اور نجات دینے والا نہیں ہے۔” (ہوسیع

(4:13), (Hosea)

اور خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہو گا۔ اس روز ایک ہی خداوند ہو گا اور اس کا نام

واحد ہو گا۔” (زکریاہ) (Zechariah), (9:14)

بائیبل میں پیغمبروں کے لیے بھی ”خدا“ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے

خدا کا لفظ بائیبل (عہد نامہ علیتیں اور عہد نامہ جدید دونوں) میں نہ صرف پیغمبروں اور دوسرے لوگوں بلکہ شیطان کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیٰ کے لیے خدا کا جو لفظ بائیبل میں استعمال کیا گیا، وہ ان کو خدا نہیں بنادیتا۔

”پھر خداوند نے موی سے کہا: دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لیے گویا خدا ٹھہرایا

اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہو گا۔“ (خرون) (Exodus), (1:7)

”خدا کی جماعت میں خدا موجود ہے۔ وہ اللہوں کے درمیان عدالت کرتا ہے۔“

(زبور) (Psalm), (1:82)

”میں نے کہا تھا کہ تم الہ ہو، اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو۔“ (زبور

(6:82), (Psalm)

”یعنی ان بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقولوں کو اس جہان کے خدا نے اندا

کر دیا ہے تاکہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اُس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی ان

پر نہ پڑے۔“ (2-گرنتھیوں) (II-Corinthians), (4:4)

(شیوه)

## تثنیث کی تاریخ

واحد فی التثنیث کا نظریہ کوئی نیا اور زالاظر نہیں ہے، بلکہ عیسائیت کے اوپر میں پاتے جانے والے دوسرے مذاہب، عقائد اور علوم عرفانیت (theosophies) میں بھی یہ نظریہ پایا جاتا تھا۔  
چنانچہ مندرجہ ذیل تکڑیوں کا وجود پایا جاتا تھا:

- (1) ہندو مذہب میں پائی جانے والی برہما، وشنو اور شیوا کی بھروسی۔
- (2) مہایادہ بدھ مذہب کی بھروسی جوتا نجی وجود (Transformation Body)؛ اور صداقتی وجود (Enjoyment Body)۔
- (3) ہوراں (Horas)، اوسائرس (Osiris)، اور آیسیس (Isis) کی مصری بھروسی۔
- (4) تدمر (Palmyra) کی چاند یوتا، سورج یوتا اور آسمان کے رب کی بھروسی۔
- (5) بابل کی اشتر (Ishtar)، سن (Sin) اور شمش (Shamash) کی بھروسی۔
- (6) مصر کی رامسس دوم (Ramses II)، آمن را (Amon-ra) اور نٹ (Nut) کی بھروسی۔

واحد فی التثنیث (ایک خدا + ایک الہ + ایک الہ = ایک خدا) کا نظریہ عیسائیت سے پہلے کی صدیوں میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں میں پایا جاتا تھا۔ چونکہ اب تثنیث کا نظریہ پچھلے تقریباً 16 صدیوں سے عیسائیت کی بنیادی عقیدہ کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے، اس لیے اس نظریہ کے آغاز اور ارتقا اور اس کے ایک عقیدہ بن جانے کے متعلق تحقیق کرنا ضروری ہے۔

تثنیث کا الفاظ سب سے پہلے ترٹولین (Tertullian) (220-155 عیسوی)، جو ایک

وکیل اور کارہیج (Carthage) کے تیسرا صدی عیسوی عیسائی گرجہ کا ایک بزرگ پادری تھا جنے ڈھالا تھا۔ اُس نے یہ تھیوری پیش کی تھی کہ بیٹا اور روح خدا کے ہونے میں شراکت دار ہیں، لیکن سب کے سب ایک مشمولہ ہستی میں باپ کے ساتھ۔<sup>۱</sup>

### عقیدہ تھیث کی شروعات

حضرت علیٰ، یوحنا (John)، متی (Mathew)، لوقا (Luke)، مرقس (Mark)، حتیٰ کہ پال (Paul) بھی عقیدہ تھیث کے متعلق لاعلم تھے۔ نظریہ تھیث کے آغاز اور ارتقا کے متعلق تفصیل سے لکھتے ہوئے، ڈیوڈ۔ ایف۔ رائٹ (David F. Wright)<sup>۲</sup> اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ 318 عیسوی کے لگ بھگ، ایریس (Arius) نامی ایک بڑا بزرگ پادری، جو باکالیس (Baucalis) نامی ایک پارش (Parish) (اسکندریہ کے 12 پارشوں میں سے ایک پارش) کا ذمہ دار تھا، بیش پالیگز ٹڈر سے حضرت علیٰ کی اوہیت کے متعلق سخت اختلاف کیا تھا۔

اسی زمانے میں دو مختلف واقعات رومی سلطنت کے عیسائیت کو سرکاری طور پر تسلیم کر لینے کی طرف بڑھنے کا سبب بن رہے تھے۔ ایک طرف شہنشاہ قسطنطینی، جو رومیوں کا مشترک شہنشاہ تھا، اُس نے یہ محسوس کیا کہ نئے مذہب کو قبول کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد مجموعی طور پر سلطنت کے داخلی اتحاد کے لیے خطرے کا باعث بن سکتی ہے۔

دوسری طرف عیسائی دنیا میں جو اختلاف 318 عیسوی میں اسکندریہ میں ڈیکن (Decon) اپریس (Arius) اور بیش پالیگز ٹڈر کے درمیان برپا ہوا تھا اُس نے شدت اختیار کر لی تھی۔ جب شہنشاہ قسطنطینی ان دونوں کے درمیان صلح کرانے میں ناکام رہا تو اُس نے 325 عیسوی میں ایک سخت قدم

<sup>۱</sup> *Interpreter's Dictionary of Bible*, V. 4, p. 711.

<sup>۲</sup> Senior Lecturer in Ecclesiastical History, University of Ediburough

<sup>۳</sup> *Erdman's Handbook to the History of Christianity*, Ch. "Councils and Creeds."



اٹھایا اور نائیسیا(Nicea) کی کوئل طلب کر لی۔

نائیسیا(Nicea) کی کوئل منعقد ہوئی اور اس میں اس بات پر اظہار رائے ہوئی کہ آیا حضرت عیسیٰ خدا تھے یا نہیں۔ انہوں نے بھرپور انداز میں حضرت عیسیٰ کے خدا ہونے کے بارے میں رائے کا اظہار کیا۔ اس بات کا وسیع ثبوت موجود ہے کہ جنہوں نے اس فیصلہ پر دخڑھ کیے تھے اُن میں کی اکثریت اس پر یقین نہیں رکھتی تھی لیکن سیاسی مصلحت کی بنا پر انہوں نے ایسا کیا تھا۔ ایک بڑی اکثریت نے سیاسی دباؤ کے تحت اس پر دخڑھ کیے تھے۔ دو ہزار تیس (2030) شرکاء میں سے صرف 318 نے عقیدہ تبلیغ کو بقول کیا تھا۔ مگر واپس ہونے کے بعد چند لوگ، جن میں نیکومدیا(Nicomedia) کے یوسف نیکیس(Eusebius)، کالیڈان(Chaledon) کے ماریس(Maris)، اور نائیسیا کے چیونس(Theognis) شامل تھے، ہمت جتنا اور شہنشاہ قسطنطین کو لکھا کہ وہ اپنے دخڑکرنے کے متعلق متساف میں نیکومدیا(Nicomedia) کے یوسف نیکیس(Eusebius) نے لکھا:

”اے شہنشاہ، تمہارے خوف کی بنابر، اس کفر کی تصدیق کر کے ہم نے ایک فاسقا نہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔“

### نظریہ تبلیغ کی ضابطہ بندی

نائیسیا کی کوئل کے فیصلے کے بعد عیسائی تو حید باغا بلط طور پر ایک خدا میں تین اُنہوں کے مشراکانہ عقیدہ میں تبدیل ہو گئی۔ یہ عقیدہ روم کے مشرک شہنشاہ قسطنطین کے خواہش کے عین مطابق تھا اور اس کی سلطنت کی قوت اور بقا کا غام من تھا اور اس طرح چرچ کو بھی سرکاری قبولیت حاصل ہو گئی۔ اگلا کام نظریہ تبلیغ کی تشکیل تھی۔

انسانیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق، اس نظریہ کی تشکیل مندرجہ افراد نے انجام دی تھی:

(1) اتحینا گوراں(Athenagoras) - (Encycl. Brit. 1:667:2b)

(2) عظیم باسل(Basil the Great) - (Encycl. Brit. 1:938:1a)

<sup>1</sup> Encyclopaedia of Religion and Ethics, Ch. "Arius."

- (3) نازیانس کا گریگوری (Encycl. Brit. 5:482:1b) - (Gregory of Nazianzus)
- (4) نیسا کا گریگوری (Encycl. Brit. 5:483:2b) - (Gregory of Nyssa)
- (5) کپاڈوسین پادری (Encycl. Brit. 16:319:1b) - (Cappadocian Fathers)

کتاب *Early Christian Doctrines* کے مطابق مندرجہ ذیل افراد بنیادی طور پر نظریہ تئیش کی تشکیل کے ذمہ دار تھے:

- : (Cappadocian Fathers)
- (1) عظیم باسل (Basil the Great) (370-329)
- (2) نازیانس کا گریگوری (Gregory of Nazianzus) (391-329)
- (3) باسل کا چھوٹا بھائی نیسا کا گریگوری (Gregory of Nyssa) (395-335)
- مغربی چڑچ میں: (1) بیپو کا آگلستان (Augustine of Hippo) (430م)

تئیش اور اس کا نظریہ عہد نامہ جدید میں موجود نہیں ہے  
 نظریہ عیاذ بیت میں باپ، بیٹے اور مقدس روح کا اتحاد ایک خدائی میں، اور نہ ہی تئیش کا لفظ اور نہ ہی اس کا صریح نظریہ عہد نامہ جدید میں پایا جاتا ہے۔ ... نیسا کے کوئی نہ 325 عیسوی میں اپنے اقبالی بیان میں اس نظریہ کے قطعی فارمولہ کے تخت یہ بیان کیا تھا کہ بیٹا بھی باپ ہی کے جوہر کا ہے حالانکہ اس نے روح القدس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ اگلی نصف صدی میں اتحا نیسیس (Athanasius) نے نیسا کے فارمولہ کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ اس کو مزید لکھا اور چوتھی صدی کے آخر تک کاسیر یا کے باسل (Basil of Caesarea)، نیسا کا گریگوری (Gregory of Nyssa) (Cappadocian Fathers) اور نازیانس کا گریگوری (Gregory of Nazianzus) (Cappadocian Fathers)

کی قیادت میں نظریہ تثلیث بڑی حد تک اُس شکل میں آگیا جو آج تک برقرار ہے۔<sup>۱</sup>

عقدہ تثلیث: تین صدیوں کے نظریاتی ارتقا کا ماحصل "...بیوی صدی کے نصف میں عقیدہ تثلیث کے راز کا ایک واضح مقصد اور اُس کے انشاف، نظریاتی ارتقا اور مذہبی صراحة کے متعلق ایک سیدھا سادا بیان پیش کرنا مشکل ہے۔ نہ صرف رومن کیتھولک بلکہ دوسروں کے بھی تقلیلی مباحث کسی قدر غیر متحکم مدهم ساغا کہ پیش کرتے ہیں۔ مفسرین اور باعثیل کے علماء دین، بشمول رومن کیتھولکوں کی پیغم بڑھتی ہوئی تعداد، کو اس حقیقت کا ادراک ہو گیا ہے کہ کسی کو بھی تثلیثیت کے متعلق عہد نامہ جدید کے حوالے سے بغیر کسی ٹھوس سند کے گفتگو نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے قریب قریب متوازی طور پر عقائد کے مورثین اور اصولی علماء دین کو بھی اس بات کا ادراک ہو گیا ہے کہ اگر کوئی شخص بے سند تثلیثیت کے متعلق گفتگو کرتا ہے تو وہ عیسائیت کے دور اغاز، یعنی بچھی صدی کے آخری چوتھائی حصہ، سے دور چلا جاتا ہے۔ صرف اُس وقت حتمی اور قطعی عقیدہ تثلیث، یعنی "ایک خدا تین افراد میں" عیسائیوں کی زندگی اور تصور میں اچھی طرح جذب ہو گیا... یہ تین صدیوں کے نظریاتی ارتقا کا ماحصل تھا۔"<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> Encyclopaedia Britanica, under the heading "Trinity."

<sup>۲</sup> New Catholic Encyclopaedia, Vol. XIV, p.295.

## محجزات اور الہیت

"میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میرے عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرثی سے نہیں بلکہ اپنے بیجنتے والے کی مرثی چاہتا ہوں۔ اگر میں خود اپنی گواہی دوں تو میری گواہی پچھی نہیں۔ ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میری گواہی جو وہ دیتا ہے پچھی ہے۔"

(حضرت علیؑ: یوحنا ۳۰: 5)

محجزات کا صدور کسی آدمی کو خدا نہیں بنادیتا۔ حضرت علیؑ کے علاوہ دوسرے پیغمبروں اور برگزیدہ لوگوں سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محجزات اور کرامات کو ظہور ہوا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ ان کے اندر الہیت کی صفت موجود تھی۔ بائیبل میں اس طرح کے محجزات کا ذکر ملتا ہے:

☆ جذام سے شفا کا معبودہ: حضرت علیؑ جذام سے شفاد لایا کرتے تھے۔ لیکن ایشع (Elisha) نے بھی اس طرح کا معبودہ دکھایا تھا۔ نعمان، جو بادشاہ شام کے فوج کا سپہ سalar تھا، جذامی تھا۔ مرد خدا ایشع نے معبودہ طور پر اس کو جذام سے شفا بخشی تھی۔ (2-سلطین، 14:5)

☆ ناپینا کو بینائی عطا کرنا: حضرت علیؑ ناپینا کو بینائی عطا کیا کرتے تھے۔ یہ معبودہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انجام دیا کرتے تھے۔ ایشع نے بھی ایک ناپینا کو بینائی عطا کی تھی۔ (2-سلطین، 17:6)

☆ مردے کو زندہ کرنا: حضرت علیؑ مردے کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ ایشع بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ (1-سلطین، 22:17)

☆ مردہ بچے کو زندہ کرنا: ایش نے ایک مردہ بچے کو زندہ کیا تھا۔  
(2-سلاطین، 32:4-35)

☆ تھوڑا کھانا بہت سارے لوگوں کے لیے کافی ہو جانا: حضرت علیٰ تھوڑے کھانے سے بہت سارے لوگوں کھلادیا کرتے تھے۔ ایش نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ (2-سلاطین، 42:4-44)

☆ مردہ پڑیوں سے چھو کر زندہ ہو جانا: "اور ایسا ہوا کہ جب وہ ایک آدمی کو دن کر رہے تھے تو ایک جتنا نظر آیا۔ سو انہوں نے اس شخص کو ایش کی قبر میں ڈال دیا اور وہ شخص ایش کی پڑیوں سے نگراتے ہی جی اٹھا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔" (2-سلاطین، 13:1)

☆ لنگڑا آدمی اچھلا اور چلنے لگا: پوس (Paul) نے ایک شخص کو دیکھا جو مال کے پیٹ سے لنگڑا پیدا ہوا تھا۔ پوس نے اس کو غور سے دیکھا اور بولا: "اپنے پاؤں کے بل سیدھا کھڑا ہو جا۔ پس وہ اچھل کر چلنے پھرنے لگا۔" (اعمال، 10:8-14)

☆ حضرت موسیٰ کے ہاتھ کا عصا اڑھا بیٹا گیا۔ (خروج، 4:3)  
☆ حضرت موسیٰ نے جب اپنا ہاتھ اپنے سینے میں رکھا اور اس کو نکال لیا تو وہ کوڑھ سے برف کی مانند سفید تھا۔ (خروج، 6:4)  
☆ جب انہوں نے اپنے ہاتھ کو سینے میں رکھ کر باہر نکلا تو وہ پھر ان کے باقی جسم کے مانند ہو گیا۔ (خروج، 7:4)

## بیٹا، اولاد، باپ، خدا اور روح القدس کے الفاظ کا استعمال بائیبل میں

خدا کا بیٹا، خدا، اور باپ کے الفاظ بائیبل میں وسیع طور پر استعمال ہوئے ہیں، اور "خدا کی اولاد" کا فقرہ بھی بعض بگھوں میں ملتا ہے۔ جب ہم متعلقہ آیات کا بغور مطالعہ کرتے ہیں، تو انگریزی کے ہم معانی یہ الفاظ (جن کا ترجمہ عبرانی زبان سے آرامی زبان، آرامی سے یونانی، یونانی سے لاطینی، لاطینی سے دوسری یوروپی زبانیں، اور ان سے انگریزی میں ہوا ہے) کے وہ معانی نہیں ہیں جو اس وقت کی عیانی دنیا یعنی حضرت علیٰ کے انتقال کے تین صد یوں بعد نظریہ تئیث کی تشکیل کے موقع پر لیے جاتے تھے۔ آئیے، اس حقیقت کو بائیبل کی آیات کے ذریعے سے جانچنے کی کوشش کریں۔

بیٹا، بیٹی، خدا کی اولاد اور باپ کے الفاظ لغوی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں:

☆ "اور خداوند نے موئی سے کہا کہ جب تو مصر میں پہنچے تو دیکھو وہ سب کرامات جو میں نے تیرے ہاتھ میں رکھی ہیں فرعون کے آگے دکھانا، لیکن میں اس کے دل کو سخت کروں گا اور وہ آن لوگوں کو جانے نہیں دے گا۔ اور تو فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے۔" (خروج، 21:22)

☆ "وہ (داود) میرے نام کا ایک گھر بناتے گا اور میں اس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لیے قائم کروں گا۔ اور میں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔ اگر وہ خطا کرے تو میں اسے آدمیوں کے لاثی اور بنی آدم کے تازیانوں سے تنبیہ



کروں گا۔" (2-سموئیل، 13:7)

☆ "وبی (سیلمان) میرے نام کے لیے ایک گھر بناتے گا۔ وہ میرا بیٹا ہو گا اور میں اُس کا باپ ہوں گا اور میں اسرائیل پر اُس کی سلطنت کا تخت ابد تک قائم رکھوں گا۔" (1-تاریخ، 10:22)

☆ "وہ روتے اور مناجات کرتے ہوئے آئیں گے۔ میں ان کی رہبری کروں گا۔ میں ان کو پانی کی ندی کی طرف راہ راست پر چلاوں گا جس میں وہ ٹھوکرنا چھائیں گے کیونکہ میں اسرائیل کا باپ ہوں اور افرانیم میرا پہلوٹھا ہے۔"

(یرمیا، 9:31)

☆ "تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو۔ تم مُردوں کے سبب سے اپنے آپ کو زخمی نہ کرنا اور نہ اپنے ابو کے بال منڈوانا۔" (استشا، 1:14)

☆ "میں اُس فرمان کو بیان کروں گا۔ خداوند نے مجھ سے کہا تو میرا بیٹا ہے۔ آج تو مجھ سے پیدا ہوا۔" (زبور، 7:2)

☆ "تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹھے ٹھہر و کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدلوں اور نیکوں دونوں پر چکا تاہے اور استیازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ بر ساتا ہے۔ کیونکہ اگر تم اپنے محبت کرنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارے لیے کیا اجر ہے؟ کیا محسوس لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ اور اگر تم فلڑاپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟ پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔" (متی،

(48-45:5)

☆ "کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا۔ اُن کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اُس کے بیٹھے کے ہم شکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔ اور جن کو



اس نے پہلے سے مقرر کیا ان کو بلا یا بھی اور جن کو بلا یا ان کو راستباز بھی ٹھہرایا اور

جس کو راستباز ٹھہرایا ان کو بلا یا بھی بخشت۔" (رومیوں، 30:8)

☆ "... آدم کا بیٹا، خدا کا بیٹا۔" (لوقا، 38:3)

☆ "وہ (داود) مجھے پکار کر کہے گا تو میرا باپ، میرا خدا اور میری نجات کی چنان

ہے۔ اور میں اس کو اپنا بیلوٹھا بناوں گا، اور دنیا کا شہنشاہ۔" (زبور، 89:8)

(27-26)

☆ "تو خدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت میں اور جن کو

انہوں نے چنا، ان سے سیاہ کر لیا۔" (پیدائش، 2:6)

☆ "تو بھی بنی اسرائیل دریا کے ریت کی مانند بے شمار اور بے قیاس ہوں

گے اور جہاں ان سے یہ کہا جاتا تھا تم میرے لوگ نہیں ہو، زندہ خدا کے فرزند

کہلائیں گے۔" (ہوسجع، 10:1)

☆ "اور ایک دن خدا کے بیٹے آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور ان کے

درمیان شیطان بھی آیا۔" (اموب، 1:6)

☆ "پھر ایک دن خدا کے بیٹے آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان

بھی ان کے درمیان آیا کہ خداوند کے آگے حاضر ہو۔" (اموب، 2:1)

☆ "جب صحیح کی ستارے مل کر گلتے تھے اور خدا کے سب بیٹے خوشی سے

لکارتے تھے۔" (اموب، 7:38)

☆ حضرت علیؑ نے بدر و حوش کو بھڑکا تھا جب انہوں نے ان کو خدا کا بیٹا کہا تھا۔

(لوقا، 41:4)

نہ صرف خدا کا بیٹا اور خدا کے بیٹے کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں بلکہ خدا کی بیٹیوں کے الفاظ

بھی استعمال ہوتے ہیں:

جیسا کے بیان کیا گیا ہے، بائیبل میں خدا کا بیٹا، خدا کے بیٹے، اور باپ کے الفاظِ مجازی معنوں ﴿۱﴾ استعمال ہوتے ہیں، مذکوٰ لغوی معنوں میں۔ اسی طرح بائیبل میں خدا کی بیٹیوں کے الفاظِ بھی مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں:

☆ "اور میں تمہار باپ ہوں گا، اور تم میرے بیٹے بیٹاں ہوں گے۔"

(گرّتھیوں، 6:18)

☆ "میں شمال سے کھوں گا کہ دے ڈال اور جنوب سے کہ رکھنہ چھوڑ۔ میرے بیٹیوں کو دور سے اور میری بیٹیوں کو زمین کی انتہا سے لاو۔" (یسوعیہ، 6:43)

### ماحصل

اگر حضرت علیؑ کو خدا کا بیٹا، مجازی معنوں میں نہیں بلکہ لغوی معنوں میں لیا جاتے کیونکہ اس کا ترجمہ اسی طرح سے بائیبل کے مختلف نسخوں میں کیا گیا ہے اور حضرت علیؑ کے شخصیت کو خدا کا اوتار اور خود خدا تسلیم کر لیا جائے تو اس منطق کو خود بائیبل کے اندر پائے جانے والے اس مسئلہ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا کہ یہی الفاظ کم از کم پانچ پیغمبروں، یہاں تک کہ عام آدمیوں کے لیے بھی استعمال کئے گئے ہیں، جیسا کہ اوپر دیے ہوئے عہد نامہ عقیق اور عہد نامہ جدید کی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے۔

منکورہ بالا بائیبل کی آیتوں کی روشنی میں حضرت علیؑ کے خدا کے بیٹے ہونے، آن کی اوہیت اور ابدیت اور آن کے اوتار ہونے اور آن کی ان جیشتوں میں پرستش کے لیے کوئی سند جواز نہیں ملتا، یہونکہ اگر اس کو معمول اور مدل سمجھ لیا جائے تو دوسرے پیغمبروں، یہاں تک کہ عام لوگوں، کی بھی پرستش ہونی چاہیے جن کو بائیبل میں خدا کا بیٹا اور خدا کے بیٹے قرار دیا گیا ہے۔

## دوسروں کے اندر بھی روح القدس کا نفاذ: باعثیل کا بیان

حضرت مریمؑ کا بغیر شوہر کے حاملہ ہو جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کا حمل روح القدس (تین خداوں میں کا ایک) کے لطفے سے قرار پایا تھا۔ اس سے یہ بات مضمون نہیں ہوتی کہ حضرت علیؑ تین خداوں میں کے ایک خدا تھے، بلکہ باعثیل (عہد نامہ جدید) خود بہت سارے افراد کے اندر روح القدس کے نفاذ ہونے کا ذکر کرتی ہے:

☆ "کیونکہ وہ نیک مرد (برناباس) روح القدس اور ایمان سے معمور تھا اور

بہت سے لوگ خداوند کی لکیسا میں آملا۔" (اعمال: 24:11)

☆ "اور ہم ان باتوں کے گواہ یہیں اور روح القدس بھی جسے خدا نے انہیں بخشنا ہے جو اس کا حکم مانتے ہیں۔" (اعمال: 32:5)

☆ "یہ بات ساری جماعت کو پہنچ آئی۔ پس انہوں نے ستیغش نامی شخص کو جو ایمان اور روح القدس سے بھرا ہوا تھا... چن لیا۔" (اعمال: 6:5)

☆ "کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے بھی نہیں ہوتی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔" (2-پطرس،

(21:1)

☆ "روح القدس کے وسیلہ سے جو ہم میں بسا ہوا ہے اس اچھی امانت کی خفاظت کر۔" (2-تینی تھیس، 14:1)

☆ "کیونکہ وہ (یوحنا) خداوند کے حضور میں بزرگ ہو گا اور ہر گز نہ مے نہ کوئی



اور شراب پیے گا اور اپنے ماں کے بطن ہی سے روح القدس سے بھر جائے گا۔

(لوقا، 15:1)

☆ "مریم کا یہ سلام سن کر لیشمع کا بچہ اُس کے پیٹ میں آچھل پڑا اور لیشمع خود روح القدس سے بھر گئی۔" (لوقا، 41:1)

## قرآن اور باکیبل کی تعلیمات میں یکسانیت

باکیبل میں کی گئی تحریف اور آمیزش کے باوجود، جس کا اعتراف خود مشہور و معروف عیسائی علماء اکو ہے، حضرت علیٰ کی بہت ساری تعلیمات اب بھی انجلی (عہد نامہ جدید) کے صفحات پر محفوظ ہیں۔ اسی طرح دوسرے پیغمبروں کی پیشہ تعلیمات بھی تورات (عہد نامہ علیٰ) میں بھی محفوظ ہیں۔ ان تعلیمات اور اسلام اور قرآن کی تعلیمات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل جدول میں چند ایسی تعلیمات اور افعال کو پیش کیا گیا ہے جن کا ذکر باکیبل (عہد نامہ علیٰ اور عہد نامہ جدید) میں پایا جاتا ہے، جن کی تعلیم حضرت علیٰ نے دی تھی اور جن پر آپ عامل رہے تھے، لیکن جن کو بعد میں چرچ نے ترک کر دیا۔ میں پال ۲ کا اس تبدیلی میں بنیادی رول رہا تھا۔ تاہم، یہ زیادہ تر تعلیمات اُس آخری پدایت میں بجا لو کر دی گئی ہیں جو حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید کی شکل میں نازل ہوئی تھی اور جو مسلمانوں کی عملی زندگی کا آج تک بنیادی حصہ ہیں اور قیامت تک رہیں گی۔

۱. دیکھیے ضمیمه(7)۔

۲. پوس (پال)؛ حضرت علیٰ کی نبوت کے اختتام کے تقریباً پانچ سال بعد، طرسوں کا رہنے والا سال نامی of Saul (Tarsus) (جس کو رومن زبان میں پال کہا جاتا ہے) ایک نوجوان ربی، نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ اس نے حضرت علیٰ کو غواب میں دیکھا تھا۔ اُس کا یہ عقیدہ تھا کہ جو غیر یہودی عیسائیت قبول کرتے ہیں ان پر تورات کی پابندی کا بوجھ نہیں ہونا چاہیے۔ پال کے مطابق (اعمال: 13: 39) جس کا حضرت علیٰ پر ایمان ہے وہ موئی کی شریعت کی پابندی سے آزاد ہے۔ اُس نے عہد جدید کی 27 کتابوں میں کی 14 کتابیں تحریر کیں، جن کو چرچ نے سرکاری عقیدہ کے طور پر قبول کر رکھا ہے۔ یہ کتابیں نہ حضرت علیٰ کی انجلی کو تحفظ فراہم کرتی ہیں اور نہیں وہ اس کی نامانندگی کرتی ہیں۔ پال نے حضرت علیٰ کی تعلیمات کو یونانی اور رومانی فلسفوں میں تبدیل کر دیا۔ حضرت علیٰ کی نبوت کے اختتام کے 34 سال بعد پال کو روم میں قتل کر دیا گیا۔

عیسائی مذہب کے ماننے والے اس بات کو یقیناً قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے کہ خود باعیبل کی روشنی ﷺ  
اسلام آن کے لیے زیادہ قابل قبول ہو گا۔ یہ اسلام سے قریب ہونے کے لیے ایک نیا حقیقت پندانہ، اور  
عملی راستہ ہموار کرتا ہے۔

باعیبل کی تعلیمات	قرآنی / اسلامی تعلیمات
(1) اللہ کی وحدانیت کی تعلیم بھی باعیبل میں ملتی ہے۔ حضرت علیؑ نے خاص وحدانیت کی تعلیم دی تھی۔ (خروج، 20:3:20، 14:34:1، استثنا، 6:4، مرقن، 29:12 احادیث رسولؐ۔	(1) اللہ کی وحدانیت، مطلق توحید، بنیادی عقیدہ کے طور پر۔ قرآن کی متعدد آیات میں اس کا ذکر ملتا ہے، مثلاً، سورۃ، 14:34، 1:112، 4-1:112 اور متعدد
(2) کسی پیغمبر، شمول، حضرت محمد ﷺ نے بھی یہ نہیں کہا تھا: ”میں خدا ہوں، خدا کا اوتار ہوں، خدا کا بیٹا ہوں، یا خدا کا ایک حصہ ہوں؛ میری عبادت کرو۔“	(2) کسی پیغمبر، شمول، حضرت محمد ﷺ نے بھی یہ نہیں کہا تھا: ”میں خدا ہوں؛ میری عبادت کرو۔“
(3) شرک کی ممانعت: (36:13:36:4:36:4:36:4:45:10:43:6: 6:44:22:18:6:44:22:18:4:13:4:1:1-تواریخ، 13:23:10:4:20:17)	(3) شرک کی ممانعت: (36:13:36:4:36:4:36:4:45:10:43: (43-52:116:48:4:64:3
(4) سودا لینا اور دینا حرام: استثنا، 23:19:-	(4) سودا لینا اور دینا حرام: 2:275:2:-286:-
(5) مومنین پر روزہ رکھنا فرض: 2:2:-183: اور حضرت مویؑ بھی روزہ رکھا کرتے تھے (خروج، (88:34)	(5) مومنین پر روزہ رکھنا فرض: 2:2:-183:-

<p>حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ وضوء کیا کرتے تھے۔ (خروج، 30:40-31)؛ حضرت علیٰ تورات کی تعلیمات کا اتباع کیا کرتے تھے۔</p>	<p>(6) نماز سے پہلے وضوء کا فرض ہونا قرآن (6:5) اور احادیث رسولؐ سے ثابت ہے۔</p>
<p>نماز کے دوران سجدہ کا حکم: متی، 26:39؛ گنتی، 22:16؛ 6:20؛ پیدائش، 3:17؛ یثوع، 14:5؛ 6:7، 1:18-سلاطین، 42:1</p>	<p>(7) نماز کے دوران سجدہ کا حکم: 60:25؛ 25:27؛ 37:41؛ 62:53؛ 40:50؛ 206:7</p>
<p>عورتوں کا پردہ: پیدائش، 14:38؛ 65:24، Rabbi Dr. Menachem M. Bayer's book, "The Jewish Women in Rabbinic Literature" (p.239)</p>	<p>(8) عورتوں کا پردہ قرآن (4:24)؛ 33:31؛ 59) اور متعدد احادیث رسولؐ میں۔</p>
<p>حضرت علیٰ نے اپنے حواریوں کو "تمہاری سلامتی ہو" کہہ کر سلام کیا تھا (یوحنا، 19:20)۔ "داود نے دس جوان روانہ کیے اور اُس نے ان نوجوانوں سے کہا کہ تم کربل پر چڑھ کر نابال کے کریں گے (46:7)۔ قرآن مؤمنین کو اس بات کا پاس جاؤ اور میرا نام لے کر اُسے سلام کو۔" (1-سموئیل، 6:25)</p>	<p>(9) السلام علیکم کے کلمات سے ایک دوسرے کو سلام کرنے کا حکم (قرآن، 54:6)۔ قرآن میں اس بات کا بھی ذکر آیا ہے کہ آخرت میں جنت میں داخل ہونے والوں کو فرشتے انہیں کلمات سے سلام کریں گے (27:24)۔</p>

<p>پیدائش، 34:41؛ خروج، 22:29-31۔</p> <p>لازی صدقہ کا عشر کے طور پر فرض قرار دیا جانا (پیدائش، 20:14) جس کی حضرت علیٰ نے توثیق فرمائی تھی۔</p>	<p>(10) لازی صدقات؛ زکوٰۃ اور عشر کا فرض ہونا: قرآن، 6:60-9، 141:6۔</p>
<p>خون کا کھانا حرام: پیدائش، 12:34؛ احباد، 16:12، 26:19۔</p>	<p>(11) خون کا کھانا حرام: قرآن، 6:145۔</p>
<p>سور کے گشت کا کھانا حرام: احباب، 11:8-7؛ استثناء، 26:19۔</p>	<p>(12) سور کے گشت کا کھانا حرام: قرآن، 2:8-7 (145:6، 3:5، 173)</p>
<p>شراب کا پینا حرام: گنتی، 6:1-4؛ لوقا، 1:15۔</p>	<p>(13) شراب کا پینا حرام: قرآن، 5:90۔</p>
<p>ختنہ کرنے کا حکم: پیدائش، 17:13-10، 17:21-6؛ گلنتیوں، 15:6؛ لوقا، 2:7؛ مسلم، جلد 1، نمبر 495، ص: 717، ص: 717۔</p>	<p>(14) ختنہ کرنے کا حکم: بخاری، جلد 7، نمبر 159۔</p>
<p>تعدد ازدواج کی اجازت: پیدائش، 3:16؛ سموئیل، 3-27؛ 1-11 سلاطین، 3:1-11؛ تواریخ، 21:11؛ استثناء، 21:15-16۔</p>	<p>(15) تعدد ازدواج کی اجازت: قرآن، 4:3۔</p>

شنبہ (7)

## بائیبل کے مختلف نسخے جات

"خدا کے کلام" میں پائے جانے والے "سنگین اور خطرناک نقص" کی "تحقیق" کرنے کی انسانی کوششوں کی تاریخ

ولیم ٹنڈل (William Tyndale) نے سب سے پہلا عہد نامہ جدید کا انگریزی نسخہ عبرانی اور یونانی زبانوں میں پائے جانے والے تھیفوں سے ترجمہ کر کے تیار کیا تھا۔ حالانکہ اس کو "جان بوجہ کر مقدس کتابوں کے مفہوم کو بگڑانے کا الزام" لکھا گیا تھا، لیکن اس کا یہ کام بنیاد بنا تھا بعد میں آنے والے انگریزی نسخے جات کے لیے، خصوصاً ان پائچ نسخے جات کے لیے جو 1535، 1537، 1539، 1560 اور 1568 میں شائع ہوتے تھے۔

☆ سنگ جیس ورژن (KJV، شائع شدہ 1611)، جس کو بائیبل کے متعلق مزید تحقیقات اور آن قدیم نسخے جات کی دریافت کے بعد جو ان پر مبنی تھا، شائع کیا گیا تھا، میں اس قدر زیادہ اور سنگین غلطیاں پائی جاتی ہیں کہ اس پر دوبارہ نظر ثانی کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

☆ 1881 اور 1901 کے درمیان امریکی عوام کے مفادات کے پیش نظر کی ایک غیر مستند نسخے جات شائع ہوتے تھے جنہوں نے (1881-1885) English Revised Version کے اصل متن میں مداخلت کی تھی۔

☆ ایک کمیٹی جو 32 علماء بائیبل اور Advisory Board کے 50 نمائندوں پر مشتمل تھی، نے 1946 میں Standard Revised Version (SRV) شائع کیا جو عہد نامہ عقیق

پر مشتمل تھا، اور پھر 1951ء میں اس نے عہد نامہ علیق اور عہد نامہ جدید دونوں کو شائع کیا۔

یہ ایک مختصر بیان ہے اُن تمام تبدیلیوں، اصلاح اور ترمیمات کا اور اُن تمام سخن جات کا جو محض 416 سالوں (1535-1951) کے دوران وقوع پذیر ہوتے۔ گزشتہ 2000 سالوں میں باقیل کے متعلق کیا کچھ ہوا ہو گا اور کیا کچھ کیا ہو گا، اُس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ یہ ایک اہم صورت ہے۔ جس پر عینہ ایوں اور عینہ ای علماء کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

(یہ تصحیح شدہ نسخہ ہے American Standard Version (ASV), 1901 ☆

King James Version (KJV) 1611 کا۔

☆ ولیم ٹنڈل (William Tyndale) نے سب سے پہلا انگریزی نسخہ عبرانی اور یونانی زبانوں سے ترجمہ کر کے تیار کیا تھا۔ اُس پر ”جان بوج کر مقدس کتابوں کے مفہوم کو بکار نے کا لازام“ لکھا کر اُس کے تیار کردہ عہد نامہ جدید کے نسخوں کو غیر مصدق ترجمہ قرار دے کر جلا دینے کا حکم دیا گیا۔ اُس کو اکتوبر 1536ء میں پھانسی دیدی گئی اور اُس کی لاش کو جلا دیا گیا۔

☆ ٹنڈل کا منکورہ بالا ترجمہ بعد میں شائع ہونے والے انگریزی سخن جات کے لیے بنیاد بنا، خصوصاً:

Coverdale, 1535 (1)

Thomas Mathew, 1537 (2)

Great Bible, 1539 (3)

Geneva Bible, 1560 (4)

Bishop's Bible, 1568 (5)

(6) عہد نامہ جدید کا ترجمہ جو قدیم اطالوی ترجمہ سے رومانی یہودی علماء نے کیا تھا جو 1582ء میں Rheims سے شائع ہوا تھا۔

☆ King Vrsion میں سنگین غلطیاں پائی جاتی ہیں: باقیل میں تحقیقات میں اضافہ اور اُن سے زیادہ قدیم دستاویز کی دریافت کے بعد جن کی بنیاد پر KJV کو گھی گئی تھی، یہ ظاہر ہوا ہے

ہے کہ اس میں اس قدر زیادہ اور نگین غلطیاں پائی جاتی ہیں کہ 1870 میں چرچ آف انگلینڈ  
اس کی صحیح کرنے کا بڑا اٹھایا۔

☆ English Revised Version (ERV) 1885-1881 میں شائع ہوا۔ جس میں ان  
American Standard Version (ASV) 1901 میں شائع ہوا۔ جس کے  
امیکن کالرس کے روحانیات کو ترجیح دی گئی جو اس کام سے منسلک تھے۔  
☆ 1881 اور 1901 کے درمیان امریکی عوام کے مفادات کے پیش نظر کی ایک غیر مستند نہجات  
شائع ہوئے تھے جنہوں نے English Revised Version (1881-1885)  
کے اصل تین میں مداخلت کی تھی۔

چنانچہ (ICRE) کو International Council of Religion Education کے حقوق اشاعت 1928 میں تفویض کر دیے گئے۔  
ASV

☆ ICRE کی مقرر کردہ کمیٹی کی سفارشات مطابق اس ضرورت کو محبوس کیا گیا کہ 1901 کے نہج کی  
مکمل طور پر تصحیح کر لی جائے اور اس بات کی ہدایت کی گئی کہ "اس کے نتیجے میں تیار ہونے  
والا نہ ان تمام نتائج کا حامل ہو جو جدید علمی تحقیقات مقدس صحیفوں کے مفہوم کو سمجھنے میں کی جاسکتی  
ہیں اور اس مفہوم کو ایک ایسے انگریزی طرز کلام میں ظاہر کیا جائے جس کا استعمال اجتماعی اور رنجی  
عبدات کے دوران کیا جاسکے۔

☆ منورہ بالکمیٹی میں 132 اسکالرس خدمات انجام دیں اور ان کے ساتھ Advisory Board  
کے 50 نمائیندے بھی اس کمیٹی میں شامل تھے۔ کمیٹی نے دو شعبوں میں کام کیا: ایک شعبہ نے عہد  
نامہ قدیم پر کام کیا جبکہ دوسرے نے عہد نامہ جدید پر۔ ہر ایک شعبہ نے اپنے کام کو دوسرے شعبہ  
کے ارکان کی جانب پڑتاں کے لیے پیش کیا، اور کمیٹی کے منثور کے مطابق تمام تبدیلیوں کے لیے  
کمیٹی کے دو تہائی ارکان کی منظوری ضروری قرار دی گئی۔

☆ عہد نامہ جدید کا (RSV) Revised Standard Version 1946 میں شائع ہوا۔

RSV کی اشاعت، جو عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید پر مشتمل تھا، کی اجازت امریکہ کی National Council of Churches of Christ کی رائے دی سے 1951 میں ہوئی تھی۔

☆ اکثر صحیح کا عمل قدیم نسخہ جات اپنے بنیتی تھا (یونانی، آرمی، سریانی اور اطالوی تراجم)۔

☆ انگریزی کے 300 سے زیادہ ایسے الفاظ JVK میں استعمال کیے گئے ہیں جن کا مفہوم بڑی حد تک آن سے مختلف ہے جو وہ عام طور پر بیان کرتے ہیں۔

☆ RSV میں ترجمہ کی ہم آہنگی، وضاحت یاد رکھی کے لیے چند الفاظ اور محاوروں میں تبدیلی کی گئی ہے  
مشلاً: ایوب: 19: 26؛ متنی: 9: 7؛ 1-گرتھیوں کے نام: 10: 17؛ متنی: 21: 9: 27؛  
مرقس: 15: 39؛ یوحنا: 16: 23: 1-گرتھیوں کے نام: 19: 15؛ 1-تین تھیس: 3: 12، 2: 6؛ طلب: 9: 5

*Excerpts from the Preface (pp. iii to vii) of the Holy Bible - Revised Standard Version; Thomas Nelson & Sons, London, Toronto, 1959.  
(Translated from the ORIGINAL TONGUES. Being the Version set forth CE 1611. Revised CE 1881-1885 and CE 1901 compared with the most ancient Authorities and revised C.E. 1946-1952)*

'Ancient versions of the Old Testament: (1) Septuagint Greek Version of the O.T.; (2) Samaritan Hebrew Test of O.T.; (3) Syriac Version of O.T.; (4) Targum; (5) Vulgate Latin Version of O.T.

شنبہ(8)

## قرآن کی تاریخی صداقت

قرآن مجید ایک ایسا اہبی صحیفہ ہے جو تاریخ کی پوری روشنی میں نازل کیا گیا۔ کب اور کہاں یہ صحیفہ حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، کس جگہ پر اس کا اختمام ہوا، اور کس طرح اس کو ریکارڈ اور محفوظ کیا گیا، یہ تمام نکتے غور کرنے کے قابل ہیں۔

حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید کے نزول کا آغاز، حضرت جبریلؓ کے ذریعہ سے 17 آگسٹ 610 عیسوی کو غار حرام میں جبل نور پہاڑ پر واقع ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کے مکان سے تقریباً 4-5 کیلومیٹر دور تھا۔ چالیس سال کی عمر میں آپؐ اس غار میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور کئی کئی دن وہاں ٹھہر کر زندگی کی حقیقوں، اللہ کے وجود اور اُس کی تخلیق، اور انسان اور اللہ تعالیٰ کے تعلقات کے متعلق غور و فکر کیا کرتے تھے۔ آپؐ پر پہلی وحی اُس وقت نازل ہوئی جب کہ آپؐ کی عمر مبارک 40 سال اور 11 دن تھی۔

وھی کا اختمام میں 31، 632 عیسوی کو آپؐ کے انتقال کے آٹھ دن پہلے مددینہ میں ہوا۔ ہر آیت کا ہر لفظ جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا سرسری طور پر مندرجہ ذیل چار طریقوں کے ذریعے سے محفوظ کیا گیا۔

(1) سب سے پہلے خود رسول اللہ ﷺ نے، اللہ تعالیٰ کے خصوصی انتظامات کے

تحت وحی کو اپنی یادداشت میں محفوظ کیا (جیسا کہ قرآن مجید سورۃ القيامة، آیت 16

میں ارشاد ہوتا ہے)۔

(2) جب کبھی قرآن کی کوئی آیت نازل ہوتی تو صحابہ کرام، اس کو خود رسول



اللَّهُ أَكْبَرُ کے حکم کے مطابق اور جس طرح آپ سنایا کرتے تھے، اس کو لکھ لیا کرتے تھے۔ ایسے کاتبین قرآن کی تعداد 41 بتائی گئی ہے؛ ان کے والدین اور ان کے قبائل کے نام بھی ہمیں ملتے ہیں۔

(3) اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر آیت کو یاد کر لیا کرتے تھے یا قرآن کا اکثر حصہ آن کو یاد ہوا کرتا تھا قرآن کو حفظ کرنے کا یہ سلسلہ پچھلے 1400 برسوں سے بغیر کسی انقطاع کے چلا آرہا ہے اور آج بھی لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کے ایسے حفاظت کرام پائے جاتے ہیں جن کو قرآن مجید کا لفظ لفظ یاد ہوتا ہے اور وہ اُس کو با آسانی دھرا سکتے ہیں۔

(4) مسلمان قرآن کا کچھ حصہ روزانہ صرف اپنی چبح وقت فرض نمازوں میں پڑھتے ہیں، بلکہ سنت اور نفل نمازوں میں بھی اس کو پڑھتے ہیں۔ یہ عمل ساری دنیا میں مسلسل دھرا یا جات ہے۔ مزید یہ کہ رمضان کے مہینے میں، تراویح کی نمازوں میں پورے قرآن کو سنبھلے اور سنانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ تمام عبادتیں، جن کا مرکز قرآن ہوتا ہے، پچھلے 1450 برسوں سے ادائی جاتی رہی ہیں۔ لہذا، قرآن کی اصل عبارت محفوظ کردی گئی ہے۔

قرآن مجید کی جمع و تدوین کا کام رسول اللہ ﷺ خود اپنے زندگی انجام دیدا تھا۔ اس جمع اور تدوین شدہ قرآن کے سات نسخے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے، جو اسلام کے تیسرے خلیفہ میں، خلافتِ اسلامیہ کے اہم مقامات پر بھیج دیے۔ ان میں سے بعض نسخے آج بھی تاشقند، اشتبول، وغیرہ میں قائم شدہ عجائب غاؤں میں پائے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کے جو لاکھوں نسخے آج پائے جاتے ہیں، ان کا موازنہ ان قدیم نسخوں سے کیا جاسکتا ہے، اور یہ جان کر جیرانی ہو گی کہ ان نسخوں میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں پایا جاتا۔

## کتابیات (Bibliography)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، تفہیم القرآن، (اردو)۔

کتاب مقدس یعنی پرانا اور نیا عہد نامہ، بابل سوسائٹی ہند، 206، مہاتما گاندھی روڈ، بنگلور۔

### **Quran (Translation):**

1. "The Holy Quran" - English translation of the meaning and Commentary, by Abdullah Yusuf Ali, Ministry of Hajj and Endowments, KSA, 1413 AH.
2. "Towards Understanding the Quran" - Abridged version of *Tafheem al-Quran*, Tr. and Ed. by Zafar Ishaq Ansari, MMI Publishers, New Delhi-25, March 2007
3. "English Translation of the Meaning of the Quran" - by Prof. (Dr.) Syed Vickar Ahmed, Book of Signs Foundation, USA, 2005.

### **Bible:**

1. Holy Bible - New King James Version, The Gideons Intnl. India, 2002
2. Holy Bible - Revised Standard Version, Thomson Nelson & Sons, London, 1959

### **Encyclopaedia:**

1. Encyclopaedia Britanica
2. New Catholic Encyclopaedia
3. Encyclopaedia of Religion and Ethics

### **Books:**

1. "What did Jesus Really Say", by Mish'al ibn Abdullah, Islamic Assembly of North American (IANA), USA, 1996.



2. "The Metaphor of God Incarnate" by John Hick, Westminister/John Knox Press, Kentucky.
3. "Christian Doctrine" by J.S. Whale, The Sydics of the Cambridge Univ. Press.
4. "Early Christian Doctrines" by J.N.D. Kelly, Happer & Row Publications, USA, 1960
5. "Muhammad in the Bible" by Prof. Abdul Ahad Dawud (formerly Reverened David Benjamin Keldan, a Roman Catholic priest), Publ. Presidency of Shariya Courts and Religious Affairs, Doha, Qatar, 4th Edition, 1991.
6. "Christian Muslim Dialogue" by H.M. Baagil, M.D., KSA Foreigners Guidance Centre, GASSIM Zone, 1991.
7. "The True Message of Jesus Christ" by Dr. Abu Ameenah Bilal Philips, Dar al-Falah, Sharjah, UAE, 1999.
8. "Islam and Christianity as seen in the Bible" by Muslim Educational Society, Manama, Bahrain, III Ed. 2001.

# حضرت علیؑ اور حضرت مریمؓ قرآن مجید میں

محمد زین العابدین منصوری

ترجمہ

ڈی-عبدالکریم

